

مسائل خزائن العرفان

حَقْل

از اوقات

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی مدظلہ

ترتیب

مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری

مولوی محمد رضوان القادری نعیمی

جمعیت اشاعت اسلام پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-2439799

Website : www.ishaateislam.net

مسائل خزان العرفان

حصہ اول

از افاضات

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ

ترتیب

مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری مولوی محمد رضوان القادری نعیمی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، بیٹھارہ، کراچی، فون: 2439799

فہرست مضامین مسائل خزانہ العرفان

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
☆	چشم لفظ	۳
۱۔	باب الاعتقاد	۷
۲۔	باب العلم	۳۶
۳۔	باب الطہارات	۵۱
۴۔	باب الصلوٰۃ	۵۳
۵۔	باب القراءت	۵۶
۶۔	باب الزکوٰۃ	۶۵
۷۔	باب المساجد	۶۸
۸۔	باب الصوم	۷۰
۹۔	باب الزکوٰۃ	۷۶
۱۰۔	باب الحج	۸۰
۱۱۔	باب الذبح	۸۹
۱۲۔	باب الذکاح	۹۳

نام کتاب

مسائل خزانہ العرفان (حصہ اول)

از افادات

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ

ترتیب

مولانا محمد نعیمی نعیم القادری مولوی محمد رشوان القادری نعیمی

سن اشاعت

عصر اعظم ۱۴۲۹ھ / فروری ۲۰۰۸ء

تعداد

۲۴۰۰

ناشر

جمعیت اشاعت الہدیت (پاکستان)

نور سجدہ کاندھلی بازار شہادہ کراچی ہاؤس: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔ اور کتب خانوں پر بھی دستیاب ہے۔

۱۳۔	باب الطلاق	۱۰۳
۱۴۔	باب الجہاد	۱۰۳
۱۵۔	باب الشہداء	۱۲۰
۱۶۔	باب المبیع	۱۲۲
۱۷۔	باب القتل والقتاص	۱۲۳

پیش لفظ

تمام تحریضیں اللہ کے لئے ہیں جو عالین کا رب ہے اور رزق و سلام ہوں صہیب خدا ﷺ
 پر۔ اللہ رب العالمین نے انسان کو تخلیق کیا اور اپنا خلیفہ بنا کر اس دنیا میں بھیجا اور پھر وکیل کا مقصد
 بیان کرتے ہوئے فرمایا "اور میں پیدا کیا ہم نے جن و انس کو ہمراہی عبادت کے لئے"۔ اس آیت
 مبارکہ سے ہمیں ہماری تخلیق کا مقصد بتایا جا رہا ہے کہ انسان کو کس مقصد لئے پیدا کیا اور ایک مقام پر
 ارشاد فرمایا "اور اللہ کی رسی کو مستبد علی سے تمام لوگوں اور آپس میں تفریق نہ کرو"۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اس کی عبادت کرے
 اور اس کی بتائی ہوئی راہ کو اختیار کرے، اور پھر انسان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم
 علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک تمام انبیاء علیہم السلام کو اسانوں کی رہنمائی و ہدایت کے لئے
 و رسل کرام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا اور انبیاء علیہم السلام کو اسانوں کی رہنمائی و ہدایت کے لئے
 کتب و صحائف عطا فرمائے مگر جتنے انبیاء و رسل تشریف لائے وہ کسی نہ کسی مخصوص علاقے یا قوم کے
 لئے بھیجے گئے، اور جو کتب و صحائف نازل ہوئے وہ بھی مخصوص خطے یا قوم کے لئے تھے، پھر ضروری
 تھا کہ کوئی ایسا رسول مبعوث ہو جو تمام مخلوق کے لئے رسول بن کر آئے اور کوئی ایسی کتاب نازل ہو
 جو تمام انسانوں کے لئے رہتی دنیا تک راہ و ہدایت ہو تو اللہ تعالیٰ ہمارے نبی پاک ﷺ کو مبعوث
 فرمایا، آپ تمام جہانوں کے لئے رحمت اور تمام مخلوق کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے اور آپ ﷺ
 کو ایک ایسی کتاب عطا کی گئی جو کہ تمام کتابوں اور صحیفوں کی آخری اور اس سے قبل کی تمام کتب اور
 سچے منسوخ کر دیئے گئے اور ان کے باقی رہنے والے احکام بھی اس میں ذکر کر دیئے گئے، آپ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

بَابُ الْعُقَبَاءِ

ایمان اور کفر سے متعلق مسائل

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَالْآخِرَةُ هُمْ يَنْصُرُونَ ۚ
ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اسے محبوب تھا ہر طرف اترا
اور جو تم سے پہلے اترا۔ اور آخرت پر یقین رکھیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اسی طرح کتب سلفہ

نے پہنچائی ہوئی انسانیت کو راہِ عطا کی اور اللہ اور قرآن سے مضبوط رشتہ جوڑ دیا اور صراطِ مستقیم کو
تاجیاد بنا کر ایک سے ایک ممتاز ترین علم و فنون کی نورانی قندیلیں روشن فرمائیں اور آپ ﷺ کے
پردہ فرمانے کے بعد صحابہ و تابعین اور علماء کی صورت میں دین اسلام پھیل گیا، یہاں تک کہ انہی
علوم و فنون کی عظیم ہستیوں میں ایک عظیم ہستی سرزمین ہندوستان پر چمکی، جن کا اسم گرامی حضرت علامہ
مولانا صدرالفاضل حکیم سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ ہے، آپ نے امت محمدیہ کو علم و
فنون کی دنیا سے ایک عظیم تحفہ تفسیر قرآن (خزائن العرفان) جو کہ اردو زبان کا ایک عظیم شاہکار ہے
پیش کیا، آپ نے قرآن مجید فرقانِ حید کی عظیم خدمت کر کے امت کے لئے قرآن مجید کے رموز
اور گہنیوں کو امت کے لئے آسان کر کے پیش کیا، ایسے گہنیوں کو جن سے امت ناواقف تھی، یعنی
بہت سے مسائل قرآنی آیات سے اخذ کئے جو کہ تفسیر خزائن العرفان کی صورت میں موجود ہے اور
اب اس کو آپ کے سجادہ نشین میرے (ماموں) پیرو مشد بہرہ و صدرا لافاضل حضرت علامہ مولانا
سید محمد رضوان الدین نعیمی کی سرپرستی میں حضرت کے مریدین حضرت مولانا نور محمد نعیمی اور حضرت
مولانا محمد رضوان القادری نے ترتیب دے کر ایک کتاب کی صورت میں ’مسائل خزائن العرفان‘
کے نام سے پیش کیا جو کہ ہمیشہ اذیاء سے شائع ہوا، اس کتاب کو خواہم الناس کے لئے مفید جانتے
ہوئے جمعیت اشاعت الہست نے اپنی سلسلہ اشاعت نمبر 166 اور 167 دو جہوں میں شامل کیا
جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت صدرا لافاضل اور آپ کے مریدین و معتقدین اور میرے پیرو مشد کی
کاوشوں اور ہمارے ادارے جمعیت اشاعت الہست کی ان کاوشوں کو قبول و مقبول فرمائے اور اجر
عظیم کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

سید محمد طاہر نعیمی

پر بھی ایمان لانا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائی ہیں البتہ ان کو جو احکام ہماری شریعت میں منسوخ ہو گئے ان پر عمل درست نہیں۔ مگر ایمان لانا ضروری ہے مثلاً پھیل شریعتوں میں بیت المقدس مسجد اقصا اس پر ایمان لانا ہمارے لئے ضروری تو ہے مگر علامتی نمازیں بیت المقدس کی طرف نہ کرنا جائز نہیں چوں کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۱: قرآن کریم سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیاء پر نازل ہوا ان سب پر ایمان لانا فرض میں ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے لہذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تکمیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود چوں جنہوں نے اس کے علم کی تکمیل میں پوری جہد و صرف کی ہو۔ (خزان العرفان)

يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

(پہلے رکوع ۱۲، صفحہ ۱۱۰ البقرة)
ترجمہ: فریب دیا جاتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو۔ اور انہیں شعور نہیں (کنز العمال)

مسئلہ ۱: اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہے شریعت میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں اور ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے۔ (خزان العرفان)

الَّذِينَ هُمْ الْمَقْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

ترجمہ: سنا ہے وہی ناسدی ہیں مگر انہیں شعور نہیں (کنز العمال)
(پہلے رکوع ۱۲، صفحہ ۱۱۰ البقرة)

مسئلہ ۱: کفار سے میل جول اور ان کی فاطرین میں عداوت اور اہل باطل کے ساتھ تعلق و جا پکس اور ان کی خواہش کیلئے صلح کلی بین جاننا اور انہما حق سے باز رہنا شان منافق اور حرام ہے۔ (خزان العرفان)

وَأَذِذْ لَّهُمْ لِقَاءَ أُولَئِكَ النَّاسِ قَالُوا لَا تَمُوتُوا
أَمِّنَ الشُّفَعَاءِ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الشُّفَعَاءُ وَلَكِنْ لَا
يَعْلَمُونَ ۝

(پہلے رکوع ۱۱، صفحہ ۱۱۰ البقرة)
ترجمہ: اور ذہب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں۔
سنا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔ (کنز العمال)

مسئلہ ۱: امنوا اکما امن سے ثابت ہوا کہ صالحین کی اتباع مجرود و مطلوب ہے۔
مسئلہ ۲: یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہلسنت و جماعت حق ہے کیوں کہ کس میں صالحین کی اتباع ہے۔

مسئلہ :- باقی تمام فرقہ صاحبین سے نفرت ہیں، لہذا اگر وہ ہیں۔
 مسئلہ :- بعض علماء نے کہا کہ یہ توحید کی توحید قبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔
 نزدیک وہ ہے جو نبوت کا مقرر ہو شعائر اسلام کا انہما کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے
 جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی مانع قبول میں داخل ہے۔ (غزوان العزنان)

وَإِذَا خَلَوْا إِلَى
 رَبِّهِمْ لَمْ يُلَاحِظْ أَلْفَاظَهُمْ مُسْتَهْزِئُونَ

(پہلے، رکوع ۲، صفحہ ۱۲۷)

ترجمہ :- اور جب ایمان والوں سے میں تو کہیں ہم ایمان لانے اور
 جب اپنے شیطانوں کے پاس آئیے ہوں تو کہیں ہم تمہارے
 ساتھ ہیں، ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے ہیں۔ (کنز العمال)

مسئلہ :- انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کفر ہے۔
 مسئلہ :- اس سے یہ بھی ثابت ہو کہ صحابہ کرام اور پیغمبر یا ان کے اہل بیت کفر ہے۔
 (غزوان العزنان)

يَكَاذِبُونَ رَبِّيَ يَعْطَفُ آبْصَارُهُمْ كُلُّمَا أَصَابَهُ لَمْ يَشَوْا
 فِيهِ لَوْ أَنَّ أَظْفَرَهُ عَلَيْهِمْ فَأَسْوَأُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ
 بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(پہلے، رکوع ۱۲، صفحہ ۱۲۷)

ترجمہ :- پہلی میں مسلم ہوتے ہیں کہ ان کی نگاہیں اچکھائے جائے گی۔
 جب کچھ چمک ہوئی، اس میں چلتے گئے، اور جب انہما کرے
 رو گئے، اور اشرع جاتا تو ان کے کان اور آنکھیں ملے جاتا، بیشک
 اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنز العمال)

مسئلہ :- اس سے معلوم ہو کہ اسباب کی تاثیر مشیت الہی کے ساتھ مشروط
 ہے کہ بغیر مشیت تہا اسباب کچھ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ :- یہ بھی معلوم ہو کہ مشیت اسباب کی قید نہیں۔ وہ بے سبب ہو چاہے
 کر سکتا ہے۔ (غزوان العزنان)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ
 قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

(پہلے، رکوع ۳، صفحہ ۱۲۷)

ترجمہ :- اے لوگو! اپنے رب کو پوجو جو جس نے تمہیں اور تمہارے اہل
 کو پیدا کیا، یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پر ہیز گاری ملے۔ (کنز العمال)

مسئلہ :- کفار عبادت کے نامور ہیں جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا
 مانع نہیں کسی طرح کا فرمانا جو عبادت کو منحہ نہیں کرتا، اور جیسے بے وضو شخص پر

لے فائدہ، باری تعالیٰ کے لئے عبودت اور تمام عیوب محال ہیں، اسی لئے قدرت کران سے کچھ واسطہ نہیں۔

نماز کی فرضیت رفعِ حدت لازم کرتی ہے۔ ایسے کافر کہ وجوبِ عبادت ترکِ کفر سے لازم آتا۔

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝

(پ، رکوع ۳، صفحہ ۲۴۰ البقرہ)

ترجمہ: پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمادیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈر و اسٹیج سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ :- اس آیت سے معلوم ہوا کہ ذوقِ پیدا ہو چکی ہے یہ بھی کثا وہ ہے کہ کر بر تعالیٰ مومنین کے لئے مخلوقِ نامرئی، ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں ہے۔ (خزان المرفان)

وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّ لَهُمْ حَشَىٰ تَجْرَىٰ
 مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ رِزْقًا
 قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ
 فِيهَا آزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ (العنكبوت: ١٥، ١٦)

ترجمہ :- اور خوشخبری دے کہ انہیں جرمایا مان لائے اور اچھے کام کے کران کے لئے باغ میں جن کے بیجے نہیں رواں جب باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا

جائے گا (صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا۔ اور وہ (صورت میں) ملا جلتا نہیں دیا گیا۔ اور ان کے لئے ہاتھوں میں سحری بیبیاں ہیں۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔) (کنز الایمان)

مسئلہ ۱۔ حمل صالح کا ایمان پر عطف و میل ہے اس کی کو عمل جزو ایمان نہیں۔

مسئلہ :- بشارت مؤمنین صالحین کے لئے بلا قید ہے اور گنہگاروں کے لئے عقیدہ بشارت الہی ہے کہ چاہے انرا کرم معاف فرمائے اور ایسا گناہوں کی شرفاء کے لئے جنت عطا کرے۔

مسئلہ :- جنت اور اہل جنت کے لئے قضا نہیں۔ (خزائن العرفان)

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ فَايَ الْأَرْضِ جَنَّةً ثُمَّ أَسْقَىٰ فِيهَا
السَّمَرَاتِ فَمِنْ هُنَّ نَبَاتٌ بَشِيعٌ سَمَوَاتٍ وَهُوَ يَكْبِتُ عَنْكُمْ

(پہ، رکوع ۳، صفحہ ۱۲)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔ پھر
آسمان کی طرف کھینچ کر اس کو (اُتار دیا) فرمایا۔ تو ٹھیک سات آسمان بنائے
اور وہ سب کچھ جاتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: کرنی اور روبرو رازی وغیرہ نے خلقِ کلم سے قابلِ استغفارِ اشیا
کے صراح الاصل ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ (خزائن العرفان)

وَلَاذِ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً
قَالَوا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(پہ، رکوع ۳، صفحہ ۱۲)

ترجمہ: اور یہ کہ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں
زمین میں اپنا ایک نائب بنانے والا ہوں۔ تو کہے کہ ایسے کو نائب کرے
گا جو کہ میں خدا پھیلانے گا اور خوشخبریاں کرے گا۔ اور ہم تجھے
سراستہ ہوتے تیرے کچھ کرتے اور تیری پاک دہنتے ہیں۔ فرمایا مجھے معلوم
ہے جو تم نہیں جانتے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس میں بندوں کو قسم ہے کہ وہ کام سے پہلے شہرہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ میں
سے پاک ہے کہ اس شہرہ کی حاجت ہو۔ (خزائن العرفان)

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ
فَقَالَ اَيُّوْنِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ لَنْ كُنْتُمْ صٰلِحِيْنَ

(پہ، رکوع ۳، صفحہ ۱۲)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام (اشیاء) کے نام سکھائے پھر آپ
کو ملا کہ پریشیں کہہ کر فرمایا ہے ہر توان کے نام بتاؤ۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے واسطے پر فضل ہونے کا سبب علم
ظاہر فرمایا ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ علم مساویوں اور تنہائیوں کی عبادت سے نہیں ہے
مسئلہ: اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں (خزائن العرفان)

قَالَ يَا آدَمُ اسْكُنْ هٰهٰنَا مَعِ زَوْجِكَ وَكُلَا مِنْ هٰهٰنَا
قَالَ اَلَمْ أَقُلْ لَّكَ اِنِّيْ اَعْلَمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاَعْلَمُ مَا تُشٰوِرُوْنَ

(پہ، رکوع ۳، صفحہ ۱۲)

ترجمہ: فرمایا اے آدم بتا دے انہیں سب (اشیاء) کے نام جب

اس نے ایسی بات کہی تھی کہ ہم تباہ دینے فرمایا میں نہ کیا
تھا کہ میں جانتا ہوں کہ سب اہل اور زمین کے سب صحیح ہیں اور میں جانتا
ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ اکثر الزامیان

مسئلہ: اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور
یہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تین کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو مسلم نہ کہا جائے گا کیوں کہ مسلم
پیشہ و تدبیر دینے والے کو کہتے ہیں۔

مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ نجات اور کل نجاتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے علوم و کمالات میں نزادتی ہوتی ہے۔ (از انوار)

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ
أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ ۖ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝

(ہبل، دوکان ۲، ص ۱۰۰) (تقریر)
اور ایا کہ جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب
نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور ضرور کیا اور کافر ہو گیا۔
(کنز الایمان)

مسئلہ: سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک سجدہ عبادت جو قصد پرکشش کیا جاتا ہے۔
دوسرا سجدہ تحت جبر سے سجدہ الہی کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ عبادت۔

مسئلہ: سجدہ عبادت اللہ کے لئے خاص کسی اور کے لئے نہیں ہو سکتا نہ کسی شرفیت
میں کہیں مانا ہو۔ یہاں فرشتوں جو سجدہ عبادت نہ کر دیتے ہیں تو یہ خاص اللہ کے لئے
تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبل بنائے گئے تھے تو وہ سجدہ الہی تھے۔ نہ کہ سجدہ مذکورہ قول
ضعیف ہے کیوں کہ اس سجدہ سے حضرت آدم علی نبینا علی الصلوٰۃ والسلام کا فضل و شرف ظاہر
فرمایا مقصود تھا کہ ان کی عبادت (اور سجدہ الہی کا سجدہ سے فضل ہو تا کچھ ضرور نہیں جیسا کہ کہہ
منقول حضرت سیّدنا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد اور سجدہ الہی ہے۔ باوجودیکہ حضور اس سے فضل
ہیں۔ دوسرا قول یہ کہ یہاں سجدہ عبادت نہ تھا سجدہ تحت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام
کے لئے تھا۔ زمین پر بیٹھائی رکھ کر تھا نہ کہ صرف جھکنا ہی قول صحیح ہے اور اس پر بھی ہر ایک ملال

مسئلہ: سجدہ تحت کچھ شریعتوں میں مانا تھا۔ یہاں شریعت میں منسوخ کیا گیا۔ اس کی
کے لئے مانا نہیں کیوں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ ملوک کو نہ چاہیے اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرے (ہر کہ
حاکم میں سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرت جبرئیل ہیں۔ پھر میکائیل پھر اسرائیل پھر یوسف علیہ السلام
پھر اور ملائکہ مقرر ہیں۔ یہ سجدہ جو کہ روزِ قتل و زوال سے عصر تک کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے
کہ ملائکہ مقررین میں سورس لیا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پانچ سورس سجدہ سے میں رہے شیطان
نے سجدہ نہ کیا اور براؤ مگر یہ اتفاقاً ذکر کیا کہ وہ حضرت آدم سے فضل ہے۔ اس کے لئے سجدہ کا حکم
معاذ اللہ خلاف تحت تھا اس امتعا و باطل سے وہ کافر ہو گیا۔

مسئلہ: اس آیت میں ولایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے فضل ہیں کہ ان
سے نہیں سجدہ کرایا گیا۔

مسئلہ: تکبر نہایت ہی شے ہے اس سے کہیں تکبر کی نوبت تکبر تک پہنچ جاتی ہے۔
(خزانة العرفان)

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا
حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا
 مِنَ الظَّالِمِينَ

(آپ، و زوجہ م، جنت)
اور ہم نے فرمایا آدم کو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو، اور کھاؤ
میں سے رہے روک لوگ جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیر کے پاس نہ جاؤ
کہ جس سے تم جھگڑے والوں میں ہو جاؤ گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: ظلم کے معنی ہیں کسی شے کو اپنے عمل و وضع کرنا، یہ منہج ہے اور انبیاء و صلوات اللہ علیہم
ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ یہاں غلامت اولیٰ کے معنی میں ہے۔

مسئلہ: انبیاء علیہم السلام کو ظلم کہنا اہانت و کفر ہے، جو کہ وہ کافر ہو جائے گا۔
اللہ تعالیٰ مانگ دیتی ہے، جو چاہے فرائے اس میں ان کی عزت ہے اور دوسرے کی کجگال
کو خلاف ادب کہہ کر ان پر لائے اور خطاب حضرت حق کو اپنی جرات کے لئے سنبھالے ہیں
تعلیم و توحید اور ادب و طاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے۔ (خزانة العرفان)

فَتَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَةً فَتَبَّ عَيْلُوهُ إِنَّهُ هُوَ

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کہہ گئے۔ تو اُنہوں نے کسی کی توبہ قبول
کی۔ بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا ہر مان، (کنز الایمان)

مسئلہ: اس میں ولایت ہے کہ مقبولان! رگاہ کے وسیلے دعا قبول فرمادیں اور مجاہدان
کو کراہت چاہئے ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل و کرم
سے حق دیتا ہے، کسی تفضل حق کے وسیلے دعا قبول فرماتی ہے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ
دوسرے عمر کو قبول ہوئی جنت کے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ حق زان بھی آپ سے سلب
کر لی گئی تھی بجائے اس کے زان مہاک پر سرخ زان جاری کر دی گئی تھی قبول توبہ کے بعد پھر زان
حق عطا ہوئی۔ (فتح المیزان)

مسئلہ: توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے، اس کے تین رنگ ہیں، یکا احترام جہم، دوسرے
غناوت، تیسرے غم و ترک، اگر گناہ قابل تلافی ہے تو اس کی تلافی بھی لازمی ہے، مثلاً اگر ایک عورت
کی توبہ کے لئے بچھی نمازوں کی تصانیب پر صبر ضروری ہے، توبہ کے بعد حضرت جبریل نے زمین کے
تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی غناوت کا اعلان کیا، اور سب پر ان کی فرمانبرداری لازم
ہونے کا حکم سنایا۔ سب نے قبول طاعت ہونے کا اظہار کیا۔ (فتح المیزان، خزانة العرفان)

ثُمَّ أَنْتَهُ هَؤُلَاءِ فَتَتَلَقَىٰ أَنْفُسُهُمْ وَخُذِرُونَ
فَتَتَلَقَىٰ مِنْ دِيَارِهِمْ تَنظُرُونَ عَلَيْهِمْ بِأَلْسِنَةٍ

وَالْعَدُوَّانَ ۚ وَلَئِنْ يَأْتُوكُمْ اُسْرٰى فَاَسْرِىْهُمْ فَاَقْبِلُوْهُمۡ ۚ اَفَتُؤَيِّدُوْنَ بَعْضَ الْكٰفِرِيْنَ
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاُ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
مِنْكُمْ اِلَّا جَزَاُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَنُؤَيِّمُ الْقَبِيْحٰتِ
يُرَدُّوْنَ اِلَى اَسْبٰى الْعَدَاۤءِ ۚ وَمَا لِلّٰهِ بِمَا تَكْفُرُوْنَ ۝

ترجمہ:۔۔ پھر جو تم جو آپس میں کھینچ لے گئے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے دین سے نکالتے ہو اور ان پر مدد دیتے ہو ان کے مخالف گناہ اور زیادتی میں اور اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آئیں تو مردار سے کو چھڑا لیتے ہو۔ اور ان کو نکال کر تم پر حرام ہے۔ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو۔ اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ تو جو تم میں ایسا کہے جس کا بدلہ کیا ہے۔ مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو۔ اور دنیا میں سخت تمہارا شک و ظن پھیرے جائیں گے اور اس قدر تمہارے دشمنوں سے بے غرض نہیں (آپ، رکوع ۱۰، صفحہ ۱۰۸)

مسئلہ ۱: اس آیت سے معلوم ہو کہ زعفر و حرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۲: حرام فعلی کو حلال بنانا کفر ہے۔

مسئلہ ۳: کتاب الہی کے ایک حکم کا نام بھی ساری کتاب کا نام نہا اور کفر ہے۔

لے کہیں یہ تفسیر بھی ہے کہ جب (۱) الہی میں سے بعض کا نام ماننا کفر ہو تو جو کہ حضرت سید انبیاء علیہ السلام کو نام لکھ کر کہنے کے ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی موت کو ماننا کفر سے نہیں بچ سکتا۔

مسئلہ: کسی کا غدار ہونے میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اخروی عذاب کے دنیا میں بھی زلت و سران کا باعث ہوتا۔ (بخاری، المرقا)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا اِنَّا نُرٰى
وَاَسْمَعُوْا ۚ اُولٰٓئِكَ مِنْ عَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝ (آپ، رکوع ۱۰، صفحہ ۱۰۸)

ترجمہ:۔۔ اسے ایمان والو! راعنا نہ کہو۔ اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر نہیں اور پہلے ہی سے سنا۔ اور کہ فوہل کے لئے اردناک خدا سے کہنا (آپ، رکوع ۱۰، صفحہ ۱۰۸)

مسئلہ: انبیاء کا نظیر و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے۔ اور جس گھر میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا منوط ہے۔

مسئلہ: دربار انبیاء علیہم السلام میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا محاذ لازمی ہے۔

مسئلہ: انبیاء علیہم السلام کی کتاب میں بے ادبی کفر ہے۔ (بخاری، المرقا)

يَسْأَلُوْكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۚ قُلْ قِتَالٌ
فِيْهِ كَبِيْرٌ ۚ وَصَدٌّ عَن سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ يَفْعَلُوْنَ كُنُفًا
حَتّٰى يَرْزُقُوْا كُمْ ۚ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنْ اَسْطَاعُوْا ۚ وَ مَنْ
يَرْزُقْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ ۚ فَاُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ
اَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(آپ، رکوع ۱۱، صفحہ ۱۰۹)

ترجمہ :- تم سے پوچھتے ہیں اہل علم میں لانے کا حکم تم فرماؤ کہ میں میں لانا
برائیاں دے اور ان کے راز سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور کسی حرام
سے روکنا اور اس کے پسے والوں کو نکال دینا ان کے نزدیک یہ گناہ ہیں
سے بھی زیادہ بڑے ہیں اور ان کا سزا و قتل سے سخت تر ہے اور ہمیشہ
تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے بھریں۔
اگر نبی سے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے بھری ہو کہ اگر ہو کر رہے۔
تو ان کو لوگوں کا کیا کاربست کیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے
ہیں انہیں اس میں پیشہ رہنا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ :- اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر تعداد سے سارے اہل باطن پر جانے کے لئے حضرت موسیٰ
تو اس طرح کر ان پر کوئی اجرو ثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کی شریعت ہر مذہب کی ہے
ہے اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی وہ اپنے آداب کا درجہ پانے کا حق نہیں رہتا اس
کا اہل معصوم نہیں رہتا اس کی حق دینا اور امداد جائز نہیں۔ (خزان العرفان)

مَنْ كَانَ مِنَ الَّذِينَ يَنْفَقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
كَمَنْ كَانَ مِنَ الَّذِينَ يَنْفَقُونَ سَبْعَ سَنَاطِلٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ
قَاتِلَةً حَيَاتِهِ وَاللَّهُ يَضَعُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ
عَلِيمٌ (آل عمران، ۶۷، ۶۸، ۶۹)

ترجمہ :- ان کی کہادت جملہ مال ان کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دان کی
طرح جس نے ان کی سات دہائیوں پر مال میں سوا دینے اور ان کے سے بھی
زیادہ خرچہ کیا جس کے لئے پہلے اور ان کے دوست والا علم والا ہے۔
کنز الایمان

مسئلہ :- اس سے معلوم ہوا کہ اسناد مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو مستقل
فی تصرف امتداد و ذکر تا ہو کہ اس لئے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا مضر ہے یہ
دوا مضر ہے یہ درد کی دوا ہے۔ مال باپ نے پالا، حال نے گرہی سے بچایا، بزرگ نے
حاجت روائی کی غرض سے سب میں اسناد مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں غافل حق
صرف اللہ تعالیٰ ہے اور باقی سب وسائل۔ (خزان العرفان)

الَّذِينَ يَكُلُونَ الزَّيْلُو لَا يَقُولُونَ إِلَّا كَمَا يَقُولُونَ
الَّذِينَ يَكْفُفُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَنِّ ذَلِكُمْ بَأْسُهُمْ
قَالُوا لَوْ أَنَّ الْبَيْعَ وَمِثْلَ الزَّيْلُو أَكَلَ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَدَّثَ
الزَّيْلُو أَكَلْنَا جَاءَهُ مَوْجِعَةٌ مِّنْ رَبِّهِ قَاتِلَتْنِي قُلُوبُهُ
مَاسَكْفٌ وَأَمْرٌ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ قَاتِلْهُ
أَخْطَبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (آل عمران، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹)

ترجمہ :- وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے
کھڑا ہو آہستہ دھڑے آہستہ نے مجبور نہ ہو دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ انہوں
نے کہا یہ میں تو سودی کے مانند ہے اور اللہ نے صلا کیا یہ کہ اور جہاں

سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے سوال ہے جو پہلے سے چکا اور اس کا کھانا کے پر ہے۔ اور جواب اس پر کہ کرے گا تو وہ دوزخی ہے۔ وہ اس میں مدخل نہیں گئے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: جو سود کو حلال جانے دو کا فر ہے۔ ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیوں کہ ہر ایک عوام قطعی کا حلال جاننے والا کا فر ہے۔ (فرائض العرفان)

لَيْتَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدِّلْ مَا مَلَآ أَنْفُسُكُمْ أَزْ تَخْشَوْنَ يُخَايِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَظِيمٌ كَتَبَ اللَّهُ قَلِيلًا ۝ (آپ، رکوع ۱۸، صفحہ ۱۲۵، البقرہ)

ترجمہ: اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اور اگر تم ظاہر کر دو کچھ تہا سے جی میں ہے یا چھپاؤ اور اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا۔ اور اللہ بڑا عزیز و مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: کفر کا عزم کرنا کفر ہے۔ اور گناہ کا عزم کر کے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ نہ کرے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے لئے اسباب اس کو ہمہ پہنچیں اور جب وہ اس کو نہ کر سکے تو جہنم کے نزدیک اس سے سزا دہن کی جائے گا شیخ ابو سعید ترمذی نے ایک شخص کو اس طرح عرض کیا کہ "ایہ الذین یحبون"

ان تشیع الفاحشہ ہے۔ اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ منہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے۔ اگر وہ عمل میں نہ آئے۔ جب بھی اس پر عتاب کیا جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر وہ نام نہاد ہو۔ اور استغفار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو سزا سے فرمائے گا۔ (فرائض العرفان)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِينَ ۝ (آپ، رکوع ۱۱۵، آل عمران)

ترجمہ: یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے۔ سب میں اور ان کو تو میں اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہو گا کہ دنیا کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ (فرائض العرفان)

فَلَيْتَا أَحْسَنَ عَيْنَيَّ وَنَهَمَ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْخَوَارِثُ يَنْحَنُّونَ أَنْصَارَ اللَّهِ ۖ أَمَّا يَا لَئِي وَاشْتَهَلْنَا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ (آپ، رکوع ۳، آل عمران)

ترجمہ: پھر جب عینی نے ان سے کفر پایا۔ بولا کہ میں سے مددگار چاہتے

میں اللہ کی طرف جہاد میں لے گیا ہوں خدا کے مددگار ہیں، ہر امیر ایمان
لائے۔ اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ (کنز العمال)

مسئلہ: اس آیت سے ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ
بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا۔ دو بیہودیت اور انحراف نیت۔ (بخاری، ابن جریر)

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرٌ الْمَاكِرِينَ ﴿۱۲۷﴾
ترجمہ: اور کافروں نے مکر کیا۔ اور اللہ نے ان کے مکر کی بغیر تمہیں فرمائی۔
(کنز العمال)

مسئلہ: لفظ مکر نیت عربی میں ستر یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے اس لئے خبیثہ
کو بھی مکر کہتے ہیں۔ اور وہ مکر کسی اچھے مقصد کے لئے ہو تو محمود اور کسی بھینس
ہو تو مذموم ہوتا ہے۔ مگر اردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لئے ہرگز
شان الہی میں دیکھا جائے گا۔ اور چونکہ عربی میں بھی بنی قدر کے معنی ہوتے ہیں اسی لئے
عربی میں بھی شان الہی میں اس کا اطلاق جائز نہیں۔ آیت میں جہاں نہیں وارد ہوا وہ ضمیمہ
تدبیر کے معنی میں ہے۔ (بخاری، ابن جریر)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى
حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا خُمُورًا إِلَّا عَابِرُونَ
سَبِيلٍ كَلَّ تَعْلِيلًا وَأَمَّا أَنْتُمْ فَمَرْيُطَةً أَوْ عَظْلًا سَقَرٌ
أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَسْتُمْ مِنَ النِّسَاءِ

فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا
بِأَيْدِيكُمْ وَأُيِدْ بِكُم ۝ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿۱۲۸﴾

(پہلے، مکرع م، ۱۲۷، الفسار)
ترجمہ: اے ایمان والو! نماز کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک آنا
پوشہ نہ ہو کہ جو کچھ اسے کھڑا اور نہ پاکی کی حالت میں ہے نہ اسے۔ مگر سفر میں اگر
اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی نقصان حاجت سے آ رہا ہو تم نے
عمر توں کو کھولا اور پاکی نہ پاؤ۔ تو پاک مٹی سے تم کو۔ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا
مس کر دو۔ یہ تم اللہ صاف کرنے والا ہے۔ (کنز العمال)

مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نماز کی حالت میں کوئی کفر زبان پر لائے سے کافر نہیں ہوتا
اس لئے کہ ان پاک میں پاک تھا اللہ تعالیٰ اسے خطاب فرمایا۔ (بخاری، ابن جریر)

إِنَّ الَّذِينَ تَوَقَّعَهُمُ الْمَلَائِكَةُ مَقَرًّا لِمَا كَانُوا
فِيهِمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ قَالُوا لَنَا مَسْئَلَةٌ مَعَهُمْ فِي الْأَشْيَاءِ
قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَتَى اللَّهُ وَابِعَةً فَمَنْ جَعَلُوا فِيهَا
قَالَ لَيْتَ مَا وَدَّعْتُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿۱۲۹﴾

(پہلے، مکرع م، ۱۲۸، الفسار)
ترجمہ: وہ لوگ جن کی جان فرشتے لگاتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اہل
کفر سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کا یہ ہے جسے کہتے ہیں کہ تم میں میں کفر
تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ رہی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا

وہ مالک ہے جو ہمارے کر کے کسی کی مجال اعتراض نہیں اس سے قدر یا درمستزاد کا ابطال ہو گیا۔
جو طبع پر رعت اور عاصی پر غضاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں۔ (خزان العرفان)

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ ۝
(پہ، رکوع ۶، ص ۱۱۱، المائون)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قہر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: کذب و غیرہ موجب قہر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے محال ہیں ان کو قہر بتانا اور اس بات سے مستلزام غلط و باطل ہے۔ (خزان العرفان)

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ تَطَارَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
حَقِیْقًا ۚ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝
(پہ، رکوع ۱۵، ص ۱۱۱، انفاس)

ترجمہ: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس کے آسمان اور زمین نیسے ایک اسی کا ہونے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ تمام ادا یاں باطل سے بیزاری ہو۔ (خزان العرفان)

وَلِلّٰهِ الْاَنۡمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ فَاَذْهَبُوْهُ ۚ یَهَابُ
الَّذِیۡنَ یُلۡجِئُوْنَ فِیۡ اَۡنۡسَآبِهِ�ْ ۚ سَیَجۡزُوْنَ مَا کَانُوْا
یَعۡمَلُوْنَ ۝
(پہ، رکوع ۱۲، ص ۱۱۱، انفاس)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام۔ تو اسے ان سے ہٹا دو۔ اور انہیں پھیر دو جو اس کے ناموں میں حق سے گھٹتے ہیں۔ وہ جہاد پاکیا پائش گئے کرنا (ایمان)

مسائل: ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کہہ دیا کہ غیروں پر اطلاقی کرنا جیسا کہ مشرکین نے اور کلامت اور عزیر کا غرضی، اور نشان کلمات کہہ اپنے تئوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں میں حق سے تہاؤز اور نامائز ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے نام مقرر کئے جائیں جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو۔ یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ علی یا فریت کہنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے اسما و توفیق یہ ہیں تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا قرعظ یا ضاؤ یا مانع یا حائل القدر کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسار کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا: یا ضاؤ یا مانع یا حائل القدر کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے تعالیٰ کے لئے کرنی ایسا نام مقرر کیا جائے جسے معنی فاسد ہوگی یہ بھی سخت نامائز ہے جیسے کہ نام یا پڑتا نہ غیرہ غیر ایسے اسما کا اطلاقی ہونے سے معنی معلوم نہیں اور یہ نہیں جانا جاسکتا کہ وہ جلال والی کے لائق ہے یا نہیں۔ (خزان العرفان)

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا آثَانٌ يَكْفُرُونَ يُعَذِّبُهُمْ مَا قَدْ سَلَكُوا
وَلَنْ يَّعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ○

(پہلے رکوع ۱۸، صفحہ ۳۵۵)
ترجمہ: تم کافروں سے فرماؤ، اگر وہ باز رہے تو جو ہو گا رادہ انہیں سزا ملے گی
جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو انہیں کافروں کا مستحق عذاب ہے۔ (کفر والا ایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آجائے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا
کفر اور سماجی معاف ہو جاتے ہیں۔ (خزانة العرفان)

لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بِعَهْدِ إِيْمَانِكُمْ ○ إِنْ تَعْفَ
عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ يُعَذِّبْ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ بِأَنَّهُمْ كَانُوا
مُجْرِمِينَ ○

(پہلے رکوع ۱۴، صفحہ ۳۵۴)
ترجمہ: بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو۔ اگر تم میں سے کسی کو معاف
کریں تو اوروں کو عذاب دیا جائے گا جس نے کفر و جرم کیا۔ (کفر والا ایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس
پر حق بھی ہر کس میں عذر قبول نہیں۔ (خزانة العرفان) (مزید عرفان کیلئے تفسیر دیکھئے)

وَقَالَ مُوسَىٰ يُقَوْمُونَ كُنْتُمْ أَمْتَحْتُمْ يَا لَلْغَوِيِّ
تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ شُرَٰطِيْنَ ○
ترجمہ: اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے تو اسی پر تم پر
کردار اگر تم اسلام رکھتے ہو۔ (کفر والا ایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے۔ (خزانة العرفان)

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَسُلَٰكًا زَيْنَةً
وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ○ رَبَّنَا لِيُضِلَّهُ ○ عَزَّ
سَبْطُكَ ○ رَبَّنَا أَطِيسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ ○ وَاشْدُدْ عَلَىٰ
قُلُوبِهِمْ ○ فَلَمَّا يَوْمَ يَخْلَىٰ يَوْمَ الْوَعْدِ ○ الْعَذَابُ الْآلِيمُ ○
(پہلے رکوع ۱۴، صفحہ ۳۵۴)
ترجمہ: اور موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے پیروؤں
کو کراؤش اور مال دنیا کی زندگی میں دینے سے رب ہمارے اس لئے کثیری راہ
سے بہکادیں اے رب ہمارے ان کے دل پر بند کر دے اور ان کے دل سخت
کر دے کہ ایمان نہ لائیں۔ جب تک وہ دنیاک عذاب نہ دیکھ لیں۔ (کفر والا ایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے۔ (دارک)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور اس کی قبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا (خزانہ العرفان)

وَمَنْ يَفْعَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَحْضُرْ
حُلُمًا وَلَا هَضْمًا ۝

(اچھا، رکوع ۱۵، سلاطین)
ترجمہ :- اور جو کچھ نیک کام کرے اور ہوسلمان تو اسے نذر لڑائی کا خوف
ہوگا اور زہق تصان کا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ :- اس آیت سے معلوم ہوگا کہ اطاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے
ساتھ شرط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کا سامان ہیں۔ اور ایمان : ہو تو سب اعمال بے کار۔
(خزانہ العرفان)

وَمَا كَانَ لِأَيُّهَا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ إِلَهًا وَحْدًا أَدْرِمِينَ وَلَا تَجْعَلُوا لِلدِّينِ
وَسْوَاعًا كَمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

(اچھا، رکوع ۱، ۵۷، الشرائع)
ترجمہ :- اور کسی آدمی کو نہیں چاہیے کہ اللہ اس سے کلام نہ کرے مگر وہی کے طور
پاؤں کو دین بشر پر نہ عظمت کے ادھر ہو۔ یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم
سے وہی کہہ جو وہ چاہے بیشک وہ بے بندی و محنت والا ہے (کنز الایمان)

مسئلہ :- اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جہانیاں کے لئے
ہوتا ہے اس پردے سے مواصلات کا دنیا میں دوار سے محروم ہوتا ہے۔ (خزانہ العرفان)

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا، مِثْلَ قَوْلِهِمْ شَرُّ مُبْتَدِئِينَ الْبَشَرِ
قَوْلُهُمْ آمَنَّا وَكَلَامُهُمْ لَا يَحِلُّ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَأَنْ
تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَكُنْ لَكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْءٌ

إِنْ اللَّهُ عَفْوٌ رَحِيمٌ ۝ (اچھا، رکوع ۴، ۱۱، سلاطین)
ترجمہ :- گنہگاروں کے کرم ایمان لائے، تم فرماؤ تم ایمان تو دلا لے ان لوگوں کو کہ ہم
سلیح ہوئے اور ہم ایمان کیا ہے دونوں میں کیاں داخل ہوا۔ اور اگر تم اللہ و رسول
کی نافرمانی کرو گے تو تمہارے کس عمل کا بھی قصان نہ دے گا، بیشک اللہ
بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ :- بعض زبانی اقرار اس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو سب نہیں اس سے کوئی مومن نہیں ہوتا
اطاعت و نافرمانی اسلام کے لغوی معنی میں مادہ شرعی معنی میں اسلام اور ایمان یکساں ہیں یا
فرق نہیں۔ (خزانہ العرفان)

بَابُ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت اور میریت خلق میں

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَكِ فَقَالَ أَقْبَلُوا بِمَا عَمِلْتُمْ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○
(پہ، رکوع ۴، صفحہ ۳۷) البقرہ
ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء کو لاکھ پریش کر کے فرمایا: چھو جو قرآن کے نام بتاؤ۔
(کنز الایمان)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا ہے اس سے ثابت ہوا کہ علم سادھو گروں اور تنہا یوں کی عبادت سے نہیں ہے۔
مسئلہ: انبیاء علیہم السلام بلا شک سے افضل ہیں۔ (خزائن المعرفان)

قَالَ يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الْغَالِبِينَ ○
(پہ، رکوع ۴، صفحہ ۳۷) البقرہ

ترجمہ: فرمایا اے آدم تم دو (انہیں سب اشیاء کے نام جب اس نے) یعنی آدم نے انہیں سب کے نام بتا دیئے، فرمایا میں نے کہا تم اس درخت سے کھاؤ اور زمین کی سب کچھ چیریں، اور میں جانتا ہوں جو کچھ کھاتے کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔
(کنز الایمان)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے، اگرچہ اسے علم نہ کہا جائے گا، کیوں کہ مستم پیشہ در تعلیم دینے والے کہتے ہیں۔
مسئلہ: مخلوقات اور کل زبانیں اللہ کی طرف سے ہیں۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ ○
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○
وَاللَّهُ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○
وَاللَّهُ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○
(پہ، رکوع ۵، صفحہ ۳۸) البقرہ

ترجمہ: وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی آداری کتاب اور اس کے برے

ذیل قیمت لے جتے ہیں وہ اپنے پیش میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں سزا کرے، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : (علم) چھپانا یہ بھی ہے کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے۔ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے۔ نہ دکھایا جائے۔ اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے منہ پھرنے کی کوشش کی جائے۔ اور کتاب کے اس منہ پر پردہ ڈالا جائے۔ (خزان المیزان)

وَلَا تَحَدِّثْ اللَّهَ بَيِّنَاتٍ الَّذِينَ أَذْنَوْا لَكَ كِتَابَ تَنْبِيْهِكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْهُ قَبِيْذٌ وَرَآءَ ظَهْرِهِمْ وَأَشْرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا قَبِيْثٌ مَّا يَشْتَرُوْنَ ۝

(پہ، رکوع ۱۰، آیت ۱۱۰)

ترجمہ : اور نہ کہو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کرو گے۔ اور نہ چھپانا، تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے چھپک دیا۔ اور اس کے بدلے ذلیل

دام حاصل کئے تو کتنی بری خریداری ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں۔ اور حق ظاہر کریں۔ اور کسی فرض ناسد کے لئے اس میں سے نہ چھپائے۔

مسئلہ : اس میں دھیس دے کر خوب سبزی کرنے والے کے لئے اور اس کے لئے جو لوگوں سے اپنی جہولائی تعریف چاہتے ہیں۔ جو لوگ بغیر علم کے اپنے آپ کو عالم کہلاتے ہیں یا اسی طرح اور کسی غلط وصف اپنے لئے پسند کرتے ہیں انہیں سبق حاصل کرنا چاہئے ہیں۔ (خزان المیزان)

وَرَاٰ جَاهِلِيْہُمْ اَمْرًا مِّنَ الْاٰمِنِ اَوِ الْخَوْفِ اِذَا حُفُوْا
بِهِ ؕ وَلَوْ سَ ذُوْاۤ اِلٰی النَّسُوْلِ وَاِلٰی اٰوْلِی الْاٰخِرِ
وَمِنْهُمْ اَعْلٰیہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْطَلُوْنَہُ وَمِنْهُمْ ؕ وَلَوْ لَا
فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ لَا تَبْعَثُہُمُ السَّیِّئٰتُ رَاٰ
قَلِیْلًا ۝

(پہ، رکوع ۵، آیت ۱۱۰)

ترجمہ : اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے تو اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں۔ اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذیلی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے۔ تو ضرور ان سے اس کی حقیقت مان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تم کوڑے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس آیت میں دلیل ہے جو اسی قیاس پر مبنی ہے کہ ایک موم کو وہ ہوتا ہے جو بعض قرآن حاصل ہوتا ہے۔ اور ایک موم وہ ہے جو قرآن و احادیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

مسئلہ : یہ بھی معلوم ہوگا کہ اگر وہ کسی میں ہر شخص کو وہی دینا مانتا نہیں۔ جمالیہ ہر موم کو تو فیض کرنا چاہیے۔ (افرائح العرفان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا صَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا إِنَّمَا أَلْفَيْكُمْ السَّلَامُ
كُنْتُمْ مُؤْمِنًا، تَتَّبِعُونَ عَرَضَ
الْعُلُوبَةِ الَّذِينَ
فَعَلَدَ اللَّهُ مَعَارِمَهُمْ كَيْدِيَّةً كَذَلِكَ
كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ
قَدْ جَاءَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝

(پ، رکوع ۱۰، ۹۳، النساء)

ترجمہ : اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کرو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ تم جیتی دنیا کا سہا چاہتے ہو۔ تو انہیں کہ اس ہتیرا غیبتیں ہیں۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔ تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے۔ جبکہ اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اکثر فقہاء نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی کے لیے کہیں مومن ہوں۔ تو اس کو مومن ماننا چاہیے گا کیوں کہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے۔ اور اگر لا ارا الا اللہ محبت رسول اللہ کے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ جب تک کہ وہ اپنے کفری دین سے تیراری کا اظہار اور اس کے داخل ہونے کا اعتراف نہ کرے اس سے معلوم ہوگا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لئے اس کفر سے تیراری اور اس کو کفر ماننا ضروری ہے۔ (افرائح العرفان)

إِنَّا أَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ فِيهَا هُدًى وَ نُورٌ يَهْدِيكُمْ
بِهِمُ الْبَاقِينَ الَّذِينَ آمَنُوا بِالَّذِينَ هَذَا دُورُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْحَبَابِ بِمَا اسْتَفْظُوا مِنْ كِتَابِ
اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِمْ شُهَدَاءُ فَلَا تَغْشُوا النَّاسَ
وَاحْشُونِ وَلَا تَنْتَهَزُوا بِالْبَيِّنَاتِ شَتَّى
وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ
الْكَاذِبُونَ ۝

(پ، رکوع ۱۱، ۹۳، المائدہ)

ترجمہ : جبکہ ہم نے قرآن کو آری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے۔ ہمارے فرمان بردار ہی اور عالم اور فہم کران سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی۔ اور وہ اس پر گواہ تھے۔ تو وہ لوگوں سے خوف رکھو اور جو سے ڈرو۔ اور میری آیتوں کے ہاتھ نہیں جیت دو۔ اور جو اللہ کے آری سے جو حکم دکر دے وہی لوگ کاذب ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ ہم سے پہلے شیعوں کے جراح کام امیر اور رسول نے بیان فرمائے اور ان کے پس ترک کرنے کا حکم دیا ہو یا نہ سوچ رکھتے ہیں۔ وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں۔ (بخاری، الترمذی)

لَوْ لَا يَنْهَاهُمْ الرَّبُّ يُنَبِّئُونَ وَالْأَخْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمْ
الْإِثْمُ وَالْأَكْبَرُ الشُّحْتُ، لَيْشَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝
(آپ، رکوع ۱۳، صفحہ ۱۵۸، المائدہ)
ترجمہ: انہیں کیوں نہیں بتاتے ان کے پادری اور روایتیں گناہ
کی بات کہنے اور حرام کہنے سے، بیشک بہت ہی برے کام کر رہے ہیں
(کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے۔ (بخاری، الترمذی)

كَانُوا لَا يَتَنَبَّأُونَ عَنْ مُنْكَرٍ مَعْلُومٍ، لَيْشَ
مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝
(آپ، رکوع ۱۵، صفحہ ۱۵۸، المائدہ)
ترجمہ: جو بری بات کہتے آپس میں ایک دوسرے کو زد و کوب کرتے،
خود روایت ہی برے کام کرتے تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ان کے بیان سے روکنا لوگوں کو واجب ہے اور بدی

کو منع کرنے سے باز رہنا سنت گناہ ہے۔ جو فرائض کی حدیث میں ہے کہ جب نبی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اول تو انہیں منع کیا جب وہ باز نہ کئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور
کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ ہو گئے ان کے کس عیسیان و قدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ
نے حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت اتاری (بخاری، الترمذی)

تَرَكُوا كَثِيرًا ۖ وَهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا، لَيْشَ
مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝
(آپ، رکوع ۱۵، صفحہ ۱۵۸، المائدہ)
ترجمہ: ان میں تم بہت گمراہ ہو گئے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔
کیا ہی بری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی ہو کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا
اور وہ غلاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار سے دوستی و مولات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا
سبب ہے۔ (بخاری، الترمذی)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً، فَلَوْلَا تَعَرَّجُونَ
كُلَّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ

وَلْيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

ترجمہ: اور مسلمانوں سے یہ توہینیں پرستی کو سبکے سبک نہیں
تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ وہ
کی سمجھ حاصل کریں۔ اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈرسانا ہیں۔ اس
اسد پر کہ وہ ہیں۔ (کنز الایان)

مسئلہ: علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندہ کے پر فرض یا واجب ہیں اور جو اس کے
لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض مطلق ہے اور اس سے ناگاہی علم حاصل کرنا فرض کفایہ۔

مسئلہ: طلب علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے جو شخص طلب علم کے لئے راہ
چلے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے۔ (ترمذی)

مسئلہ: فقہ افضل ترین علم ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ
تعالیٰ دینے والا ہے۔ (خزائن القرآن)

وَدَخَلَ مَعَهُ الْجَنَّةَ ثَلَاثِينَ ۝ قَالَ أَهَذَا جَنَّتِي ۚ
أَرَأَيْتِي أَصْغَرُ حُمْرًا ۚ وَقَالَ الْأَخَرُ ۚ إِنِّي أَرَأَيْتِي

أَجَلَ ۚ فَقَوْفَ رَبِّیْ خُبْرًا نَّأْكُلُ الطَّيْرَ مِنْهُ نَبْتُهَا
بِقَاوِيلِهِ ۚ إِنَّهَا تَرْتَلُوْنَ ۝

(پہلے، رکوع ۱۵، ۳۳، ۳۴، ۳۵)
ترجمہ: اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو۔ جو ان داخل ہوئے۔
ان میں ایک بولا میں نے خواب دیکھا کہ شراب پڑو تاہیں۔ اور
دوسرا بولا میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں
ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں۔ میں اس کی تفسیر بتائیے
بیشک ہم آپ کو نیکو کار دیکھتے ہیں۔ (کنز الایان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لئے اظہار کرے کہ لوگ اس سے
نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے۔ (ہلالک وصالان، خزائن القرآن)

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْحِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بَالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ
هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِينَ ۝

(پہلے، رکوع ۲۲، ۳۱، ۳۲)
ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ۔ اپنی تدبیر اور اچھی نصیحت
سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو
تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے ہیکہ۔ اور وہ خوب

جائے راہ داؤں کو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دعوت الی اللہ اور اٹھا دینا کے لئے سافو جائز ہے۔
(خزائن القرآن)

وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِنُبِّئَهُمْ ۖ قَالَ قَائِلٌ
مِّنْهُمْ كَمْ لَبِئْتُمْ ۚ قَالُوا لَبِئْنَا يَوْمًا ۚ أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ
قَالُوا رَبِّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِئْتُمْ ۚ فَاذْعَبُوا ۚ أَلَمْ يَكُنْ
أَمْرًا أَن يَبْعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۚ قَالُوا لَبِئْنَا يَوْمًا ۚ
قَالُوا رَبِّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِئْتُمْ ۚ قَالُوا لَبِئْنَا يَوْمًا ۚ
قَالُوا رَبِّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِئْتُمْ ۚ قَالُوا لَبِئْنَا يَوْمًا ۚ
قَالُوا رَبِّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِئْتُمْ ۚ قَالُوا لَبِئْنَا يَوْمًا ۚ

ترجمہ: اور میں ہی ہم نے ان کو جگہ یا کو آپس میں ایک دوسرے
سے احوال پوچھیں، ان میں ایک کہنے والا بولا۔ تم یہاں کتنی بڑے
کچھ بڑے کر ایک دن سے یاد ہے کہ دوسرے بولے تمہارا رب
خوب جانتا ہے تمام شہر سے، تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی سے کر
شہر میں بھیجو، پھر وہ خود کرے کہ وہاں کونسا گناہ زیادہ مستحکم ہے
کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نری
کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ جہاد جائز اور من غلب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔
(خزائن القرآن)

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَىٰ
تُعَلِّمِينَ ۚ وَمَا عَلَّمْتُكَ ۚ وَشَدَّ ۚ
(پل، رکوع ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶

کے افعال پر زبان امتزاج نہ رکھوے، اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں۔

قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَى أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ
رَبِّهِمْ ۝ (پہلا، رکوع ۱۳، ۵۵، خط)

ترجمہ: عرض کی کہ وہ میرے پیچھے، اور اسے میرے رب ہی
طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔ (کنز الایات)

مسئلہ: اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا۔ (علامہ شریف، خزان القرآن)

قَالَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّنَنَا فِي شَعَائِرِ اللَّهِ
وَأَصْلَاحُ السَّامِعِينَ ۝ (پہلا، رکوع ۱۳، ۵۵، خط)

ترجمہ: یہ فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو بلا میں ڈالا اور
انہیں سامری نے گمراہ کر دیا۔ (کنز الایات)

مسئلہ: اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیوں کہ
وہ اس کا سبب و باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے
اسی طرح کہ جسے ہی کہ مال باپ نے پرورش کی، وہی بیٹراؤں نے جاریت کی، اور ادیان و کلام نے
حاجت روائی فرمائی، بزرگوں نے بلادش کی، مفسرین نے تفسیر کیا کہ امور ظاہر میں منشا اور سبب کی

طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں مگر یہ حقیقت میں ان کا مؤجد اللہ تعالیٰ ہے! و در قرآن کریم میں
ایں نسبتیں کثرت وارد ہیں۔ (اعجاز ان، خزان القرآن)

قَدْ فَهَّمْنَا هَاسِلِيْمَيْنِ وَكَأَلَّا اَتَيْنَا عَمَلًا
وَسَعَفْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجَبَّالِ يَسِيْعَيْنِ وَالْطَّيْرِ
وَكُنَّا طَوِيلِيْنَ ۝ (پہلا، رکوع ۱۳، ۵۵، خط)

ترجمہ: ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا، اور دوڑیں کہ چکوتے
عطا کیا، اور داؤد کے ہاتھ چاہے سفر فرمائیے کہ سبب کرتے اور
پرندے، اور یہ ہمارے کام تھے۔ (کنز الایات)

مسئلہ: جہاں لاکھ اجتہاد کی عبارت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ اس
وسعت کا حکم نہ پائیں اور اس کا اجتہاد میں خطا بھی ہو جائے تو ہمیں ان پر مواخذہ نہیں، بیماری و
سقم کی حدیث ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ
حکم کرے اور اس حکم میں مصیب ہو تو اس کے لئے دعا ہو گی اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے
تو ایک اجر۔ (خزان القرآن)

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ الْيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِلَّا بِالْبَيِّنَاتِ وَتَقُولُوا أَهْلَ الْكِتَابِ الْيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِلَّا بِالْبَيِّنَاتِ وَإِلَيْكُمْ وَاللَّهُتَا وَاللَّهُتَا وَاحِدًا

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱﴾ (پہ، رکوع ۱، آیت ۱)

ترجمہ: ۱۔ اور اے مسلمان کہہ دو۔ ہم نے تم کو اس کے لئے جو تم پر ہے
وہ جنہوں نے ان میں سے علم کیا۔ اور کہہ ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری
طرت اقرار اور جو ہماری طوت اقرار۔ اور ہمدا تھا را ایک سرور ہے۔ اور ہم
اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔ اکثر ایمان

مسئلہ: اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی امور میں سناوہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔
اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی۔ (خزان الرزاق)

بَابُ الطَّهَارَاتِ

(طہارت سے متعلق مسائل)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ
وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ
كُنْتُمْ جُلُوسًا فَأَقْلِبُوا أَرْجُلَكُمْ مَرَّةً وَاحِدَةً
سَقَرًا أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَسَسْتُمُ
النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ مِمَّنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○

(پیش رو کتب، ص ۶، م المائدہ)

تعبیر: اسے یا اللہ واجب نماز کو کھڑے ہر گناہ پر تو پھانسی دھوؤ۔ اور کھینچن لنگ ہاتھ، اندر سون کا سج کرد، اور گول نمک پاؤں دھوؤ۔ اور اگر کہیں ہنسے کہ حاجت جو تو خوب مستحق ہے ہوا اور اگر تیار ہو یا سفر ہو یا تم سے کوئی خفہ حاجت سے آیا یا تم نے غفلت سے محبت کو اور صراط میں لانا یا تو باقی سے تم کو ترک کر دیا تو پشیمان ہونا اور سج کرد اور اندر نہیں چا بیٹا کر نہ کچھ بھی لکھ۔ ہاں = چا بیٹا ہے کہ کہیں خوب مستحق کردے۔ اور اپنی قسمت تم پر جاری کر دے کہیں تم احسان نہ:

(کنز الایمان)

مسئلہ: جنابت سے طہارت کا لازم ہوتا ہے۔ جنابت کبھی بیداری میں دفعِ شہوت سے قائم
انزال ہوتی ہے۔ اور کبھی نیند میں استحکام سے جس کے بعد اوشا پلید جائے حتیٰ کہ اگر خواب یا دماغی تیزی
ذاتی طبعی قوت حاصل واجب درہم کار اور کبھی سبیلین میں ادخالِ خفہ سے فاعل و معمول دونوں کے متعلق
خواہ انزال ہو۔ جو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:۔ جن دن نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے اور نفاس کا موجب غسل ہونا اجماع

سے ثابت ہے۔ (خزائن العرفان)

لَسَجْدَ أُسْسٍ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَدْلَىٰ يَوْمٍ
أَعْلَىٰ أَنْ تَكُونَ فِيهِ ذِينَ جَالٍ تُجَبُّونَ أَنْ
تَطَّهَّرُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ

وہ سجدہ کر پڑے ہی دن سے جس کی بیضا درگاہ پر رکھی گئی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس پر وہ لوگ ہیں کہ خوب مستقر ہو کر چاہتے ہیں اور مستقری اللہ کو پہلے ہی

(کشمیر الایمان)

مسئلہ: غیامت اگر جلے مخروط سے متجاوز ہو جائے تو یان سے استغنا واجب ہے۔
در نہ مستحب۔

مسئلہ: ڈھیلوں سے استعجا سنت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو غیبت فرمائی ہے۔ اور کبھی ترک بھی فرمایا ہے۔ (ڈھیلوں کے ساتھ بانی سے جہارت خوب ہو جاتی ہے) (خزائن الغرمان)

بَابُ الصَّلَاةِ

نماز کی فرضیت و اہمیت متعلق مسائل

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا

الرُّكُوعَيْنِ

(پہ، رکوع ۵، سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور رکوع کرو۔ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کیساتھ جماعت کی ترغیب بھی ہے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے کم تائیں درجہ زائد فضیلت رکھتا ہے۔ (خزان العرفان)

وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيُّمَا كُنتُمَا تَاوَلْتُمَا فَكُنَا عَلَيْهِ

اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

(پہ، رکوع ۱۵، سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اور پہلے پیغمبر سب اللہ ہی کا ہے۔ تو تم چاہے سرگرداں ہو
اللہ (یعنی خدا کی رحمت تمہاری موت منہم) ہے۔ بیشک اللہ وسعت والا
علم والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ اگر بہت قبل معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف دل چاہے کرے قبل ہے اسی طرف منار کے نماز پڑھے۔ (خزان العرفان)

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ

(پہ، رکوع ۱۳، ۱۴، ۱۵، سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے نکیر انشراح ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا ہر نماز نہیں ہے کیوں کہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ انشراح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے۔ (خزان العرفان)

بَابُ الْقِرَاءَاتِ

تلاوت قرآن سے متعلق مسائل

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطاں مردود سے۔

استعاذہ کے احکام

مسئلہ: (قرآن کی) تلاوت سے پہلے تو نذر پڑھنا سنت ہے لیکن اگر شاکر و اساذ سے پڑھنا تو سنت نہیں۔

مسئلہ: نماز میں امام و منفرد دونوں کے لئے کسمحان سے فارغ ہو کر بہت استعاذہ پڑھنا سنت ہے۔ (خزان العرفان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جڑا مہر ان نہایت رحم والا

مسئلہ: بسم اللہ اور قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورہ فاتحہ اور کسی آیت کا جزو نہیں اس لئے نماز میں جہر سے نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ: تراویح میں جو غم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر کے ساتھ منور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت اپنی ذرہ جائے۔

مسئلہ: قرآن پاک کی ہر آیت بسم اللہ سے شروع کی جائے سورہ برات کے۔

مسئلہ: سورہ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزو آیت ہے۔ لافعات اس آیت کے ساتھ منور پڑھی جائے گی۔ نماز جہری میں جہراً اور ستر میں ستراً۔

مسئلہ: ہر صراح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے۔ تاہم اگر کام بسم اللہ پڑھنا منع ہے۔ (خزان العرفان)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو حمد کا مالک سارے جہان داروں کا۔

(سورہ الفاتحہ طہ، البقرہ)

مسئلہ: نماز میں اس سورہ کا پڑھنا واجب ہے۔ امام و منفرد کے لئے تو حقیقتہً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے جہرأت تکبیر یعنی امام کی زبان سے۔

مسئلہ: نماز نہاں میں اگر دعا پاد نہ ہو تو سورہ فاتحہ نہایت دعا پڑھنا جائز ہے نہایت قربت جائز نہیں۔

مسئلہ: ہر کام کی ابتدا میں تسمیہ کی طرح حوالہ لیا جانا چاہیے۔

مسئلہ: کبھی مرد واجب ہوئی ہے جیسے خطبہ جمعہ میں کبھی سب جیسے خطبہ نوح میں اور ہر روزیشان میں اور کھاتے پینے کے بعد اور کبھی سنت موکدہ ہے جیسے صبح کے بعد (بخاری و الترمذی)

إِنَّكَ تَعْبُدُ وَإِنَّكَ تَسْتَعِينُ ۝

ترجمہ: ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔
(کنز الایمان۔ پ، رکوع ۱، ص ۱۸۲ الفاتحہ)

مسئلہ: فقہ کے محدثین سے اولاً بہ اجماع بھی استفادہ ہوتا ہے اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں مجہولوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجہ قبول پاتی ہیں۔
مسئلہ: اس میں رد و تشکیک ہے کہ اکثر کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی۔

عَلَيْكُمْ بِالْمَعْصُومِ عَلَيْكُمْ مَوْلَا الصَّلَاةِ الْكَبِيرِ ۝

ترجمہ: اے ان کا میں پر غضب ہوا اور نہ بچے ہوؤں کا۔
(کنز الایمان۔ پ، رکوع ۱، ص ۱۸۲ الفاتحہ)

مسئلہ: طالب اپنی کوتاہیوں سے اجتناب اور ان کے راہ و رسم و وضع و اطوار سے

پر بہیز لازم ہے۔

مسئلہ: ضما و اور غار میں مباحث ذاتی ہے بعض صفات کا اشتراک انہیں متحد نہیں کر سکتا۔
لہذا غیر مضرب لفظ چھوڑ کر مضرب ہو تو تعریف قرآن اور کفر ہے۔ ورنہ ناجائز ہے۔

مسئلہ: جو شخص ضما دے کہے لفظ چھوڑے اس کی امامت جائز نہیں۔
مسئلہ: حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں آمین اختتام کے ساتھ یمنی کہتے ہیں جائے۔ (بخاری و الترمذی)

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (پ، رکوع ۱۱، ص ۱۸۲ الفاتحہ)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سنتا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ فائدہ ۶، مجہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس طرز ہیں کہ یہ آیت متعدی کے سننے اور خاموش رہنے کے سبب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس آیت میں خطبہ سننے کے لئے گوش برآواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں منبر سننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ

قرأت کرتے ہیں۔ قرآن سے غارت ہو کر فرمایا کہ کیا اسی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو غرض اس آیت سے قرأت غفلت الامام کی عاقبت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں کہ ہے کہ میں کو اس کے مقابل جنت قرار دیا جائے۔ قرأت غفلت الامام کی تائید میں سب سے بڑا دلائل و جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لا صلوة الا بنافحة الكتاب اگر اس حدیث سے قرأت غفلت الامام کا وجہ ثوابت نہیں ہوتا۔ صرف اثبات ثابت ہوتا ہے کہ بغیر نافحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی۔ وجہ کہ حدیث قوۃ الامام لا تقرأ فیہ سے ثابت ہے کہ امام کا قرأت کیا ہی مقصدی کا قراءۃ کرنا ہے۔ وجہ امام اپنے قراءۃ کی اور مقصدی اس کا قرأت مکمل ہوتی تو امام کے پیچھے قرأت ذکر نہ سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو رہا ہے۔ اور قرأت کرنے سے آیات کا اثبات تک ہو رہا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے نافحہ و خیرہ کچھ نہ پڑھے۔ (نوائن العزائم)

اقْرَأِ الصَّلَاةَ لَدُلُوكَ الشَّيْءِ إِلَى غَشِقِ اللَّيْلِ
قُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝

ترجمہ: نافحہ نام رکھو، صبح پڑھنے سے رات کی آخری تک اور صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر رہتے ہیں۔ (کنز العمال)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ قرأت نماز کا رکن ہے۔ (نوائن العزائم)

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ تُعْطَىٰ
بِيعْتِكَ رُتْبَكَ مَقَامًا مَّحْشُودًا ۝

ترجمہ: اور رات کے کچھ تہجد میں تہجد کرو۔ خاص تمہارے لئے نازل ہے۔ قریب کچھ نہیں تمہارا رب ایسی جگہ کو کہ جسے جہاں سب تہجدی جھکریں۔ (کنز العمال)

مسئلہ: تہجد نماز کے لئے کم از کم تین اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں۔ اور سنت یہ ہے کہ دو رکعت کی نیت سے پڑھیں جائے۔

مسئلہ: اگر کوئی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا و شب کے تین حصے کرے۔ درمیانی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ اسی رات سوئے اور اسی رات عبادت کرے تو نصف اہل افضل ہے۔

مسئلہ: جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو اس کے لئے تہجد ترک کرنا گروہ ہے۔ (امیدگار بناری و مسلم حدیث میں ہے) (نوائن العزائم)

وَيَخْرُجُونَ لِلْذِّكْرِ أَنْ يَكُونَ وَيَسْأَلُونَ
حُشُونًا ۝

ترجمہ: اور نکلے گا کہ وہ کہتے ہیں روئے ہوئے اور قرآن الے دل کا بھلا بڑھا ہے۔ (کنز العمال)

مسئلہ: قرآن کریم کی تلاوت کے وقت دھنا سب سے بڑی و سنائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص بہتر میں دھنا ہے کہ جو غیب الہی سے روئے۔ (بخاری و ابن ماجہ)

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلَاثِي إِلَيْلٍ
وَنِصْفَيْهَا وَثُلَاثِي نَوَاحِلِ النَّهْرِ مِنَ اللَّيْلِ مَعَكَ
وَاللَّهُ يَقْدِرُ إِلَيْكَ وَالنَّهَارَ عَلِيمٌ أَنْ لَنْ تُخْصَوُا
فَتَنَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ
عَلِمَ أَنَّ سَيَكُونُ مِنْكُمْ قَرِيطٌ ۚ وَآخَرُونَ
يَصْرِيُونَ فِي الْأَرْضِ بِمَنَعُونَ مِنَ فَضْلِ اللَّهِ
وَأَخَرُونَ يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَاقْرَءُوا مَا
تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاقْبَضُوا
اللَّهُ قَرِيبًا حَسْبًا ۚ وَمَا تَقْدِرُوا مِنْ نَفْسِكُمْ قَدْ خَفِيَ
تَجَدُّدُهُ عَنِ اللَّهِ ۚ هُوَ خَبِيرٌ ۚ وَأَعْظَمَ أَجْرَاهُ
وَأَسْتَفِيزُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(البقرہ، رکوع ۱۳، الاصل)

ترجمہ: بیشک تبارب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کہیں مد تہائی
لاٹ کے قریب کہیں آدھ رات، کہیں تہائی اور ایک جماعت تہاے
ساتھ تہائی اور اشرار رات اشدوں کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے

کرے مسلمانوں تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا۔ قرآن نے اپنی ہر
سے تم ہر درجہ فرمائی۔ اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہوتا
پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ غیب کی ہر تم میں سے کچھ بیاد ہوں گے
اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اشد کا فضل تلاش کرنے اور کچھ طہ
کی راہ میں لاتے ہوں گے تو جتنا قرآن بہتر ہو اتنا پڑھو۔ اور
نماز کا پڑھو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور اشد اگر اجماع فرض وہ اپنے سے
جو معلوم آگے بھیجے اسے اشد کے پاس بہتر اور بڑے قریب
کی پڑھ گے۔ اور اشد سے غشش مانگو بیشک اشد بخشنے والا مہربان
ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے نماز میں طلق قرأت کی فرضیت ثابت ہوئی۔

مسئلہ: آٹھ درجہ قرأت مضر میں ایک بڑی آیت اور تین چھوٹی آیتیں ہیں۔ (بخاری و ابن ماجہ)

وَإِذَا أَمَرْتُمْ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ لَا يَسْتَجِيبُ مِنْكُمْ

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو یہ کہیں نہ کہیں (کنز الایمان)

(پہلے، رکوع ۱۳، الاصل)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہو کہ سجدہ تلاوت واجب ہے سنتے والے پر حدیث سے ثابت ہو کہ

پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوگا ہے۔ قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوگا ہے۔ خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

مسئلہ: سجدہ تلاوت کے لئے بھی دہی شرطیں ہیں جو نماز کے لئے ہیں۔ مثل عبارت اور مقبول پڑھنے اور ستر عورت وغیرہ کے۔

مسئلہ: سجدہ کے اہل آخر اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

مسئلہ: امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدرین پر اور پھر شخص نمازیں نہ پورا درسن لے اس پر بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھیں جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھیں گی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (خزان العرفان)

—————

بَابُ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ سے متعلق مسائل

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(پہا، رکوع ۱۲، ۱۱ الجمعہ)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمہ کے دن تو ارٹھ کے
ذکر کی طرف دوڑو۔ اور بیع و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر
ہے اگر تم جانتو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام یعنی منوع ہو جاتی

ہے اور دینائے تمام مشاغل جو کراچی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں نہیں ہیں ازاں ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے :

مسئلہ : اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور صحیح فہم مشاغل و میوہ کی حرمت اور سی و اہتمام نماز کو وجہ ثابت ہوا۔

مسئلہ : جو مسلمان مرد مکلف آزاد و مستقیم و شہری پر واجب ہے ناہیا لنگوہ پر زوا نہیں۔ صحت جو جس کے لئے نجات شرطیں ہیں۔

(۱) شہر جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو یا قضاے شہر شہر سے متصل ہو اور اہل شہر کس کو اپنے حجاج کے کاہلوں لاتے ہوں۔

(۲) حاکم

(۳) وقت ظہر

(۴) ظہر وقت کے اندر

(۵) خطہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لئے ضروری ہے۔

(۶) جماعت اور اس کی اقل مقدار تین مردیں سوائے امام کے۔

(۷) اذن عام نمازیوں کو تمام نمازیں آنے سے روکا جائے۔ (فرائض القرآن)

وَرَدَّ اَرَاؤُا تَجَارَةً اَوْ كَهْنًا اَوْ نَصَبًا اَوْ لَهِيَ وَ تَرَكُوْا
قُلُوبَكُمْ فَاَنْتُمْ مَعَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الْغَنِيِّ وَ مِنَ التَّجَارَةِ

وَاللّٰهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ (پٹا، رکوع ۴، ص ۱۱۱ الجعہ)
اور سب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی حرمت میں دیکھا اور
تیس خطبے میں کھڑا پھوڑ گئے، فرماؤ وہ جو اشد کے پاس ہے کھیل سے
اور تجارت سے بہتر ہے اور اشد کا رفق سب سے اچھا رکھو (الایضاح)

مسئلہ : اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیے (فرائض القرآن)

بَابُ الصَّبْرِ

(روزے سے متعلق مسائل)

أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ فَذِيَّةً طَعَامُ وَسْكَينٍ ۚ فَمَن لَّطَوَّمَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (پ، رکوع ۵، صفحہ البقرہ)

ترجمہ: گنتی کے دن میں تو تم میں جو کوئی بیمار، یا سفر میں تو اسے روزے اور دوں میں، اور بھینس اتنی طاقت نہ ہو وہ بول دے ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طاقت سے نیکی زیادہ کرے، تو وہ اس کے لئے بہتر ہے۔ اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہلا ہے۔ اگر تم جاؤ۔ (کنز الایمان)

كُنتُمْ تَعْتَابُونَ أَنفُسَكُمْ ۖ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ قَالُوا بَلَىٰ شَرُّهُنَّ مِنِّي وَأَنْبَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَسْكِبَ كُفْمُ الْخَيْطِ ۚ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْقُمْحِ ۚ ثُمَّ أَتَيْنَا النَّبِيَّ إِلَىٰ الْبَيْتِ ۖ وَلَا تَبِيتَا شَرُّهُنَّ ۖ وَأَنْفَكُنَّ عَلَيْكُنَّ فِي الْمَسْجِدِ ۚ يَتْلَاكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ فَكَلَّا لَتَقَرَّبْنَ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۚ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ (پ، رکوع ۵، صفحہ البقرہ)

ترجمہ: روزے کی باتوں میں اپنی عمدتوں کے پاس جاؤ تمہارے لئے حلال ہوا۔ وہ تمہاری لباس ہیں، اور تم ان کے لباس۔ اللہ نے جاؤ کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں سات فرمایا، تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔ ادا کاؤ، اور پڑو، بیان تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے۔ سہمیہ کا قود، سیاہی کے دوسرے سے (پہنچ کر) پھولات آگے تک ہر لمحہ ہر لمحہ کرو، اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگنا، جب تم مسجد میں اسکاٹ سے جو یا اللہ کی حد میں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ کی حد میں بیان کرتا ہے۔ لوگوں سے اپنی آستیں کو کہیں نہیں جبرگاری ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : مریض کو محض دہم پر افطار جائز نہیں جب تک ذیل یا تجربہ یا غیر ظاہر نفس طبیعت کی خبر سے اس کا ظہر ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول و زائدی کا سبب ہوگا۔

مسئلہ : جو باطن بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیعت یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا۔ وہ بھی مریض کے مکمل شدہ ہے۔

مسئلہ : حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے۔

مسئلہ : جس مسافر نے طلوع فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع شروع کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔ (خزانة القرآن)

مسئلہ : جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرائے سال کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت درجہ اوڑ آئندہ قدرت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو تو اسے شیخ فانی کہتے ہیں اس کے لئے جائز ہے کہ افطار کرے۔ اور ہر روز کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو پچیس روپیہ اور ایک انٹھی بھر گوبوں کا یا اس سے دو گے جو یا اس کی قیمت بطور غریہ دے۔

مسئلہ : اگر زندہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی توفیق ملے تو روزہ واجب ہوگا۔

مسئلہ : اگر شیخ فانی ناچار ہوا ورنہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے ہستفا کرے اور اپنے عفو و تقصیر کو دعا کرتا ہے۔ (خزانة القرآن)

اٰحِلَّ لَكُمْ كَيْلَ الْبُرْءِ وَالزَّوْفُ اِىْ يَسَّاجِمُ دَهْنٍ يَّاسٍ
لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٍ اَنْهٰنْ عَلَيْهِمُ اللّٰهُ اَقْكُ

مسئلہ : صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے سنائی نہیں جس کی جنابت صبح ہوئی وہ منسل کرے اس کا روزہ جائز ہے۔

مسئلہ : علامہ اس آیت کو محرم وصال کے روزے کے منوع ہونے کی دلیل قرار دی ہے۔



اعتکاف کے متعلق مسائل

أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لَبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۚ عَلَيْهِمُ اللَّهُ أَنْ تَكُمُ كُنْزُهُمْ تَحْتَالُونَ أَنْفُسُكُمْ تَنَاقَبَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ قَالَ لَنْ يَأْشُرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ أَمَّا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَسْبَغَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۚ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوا هُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ ۚ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْزِبُوا هَآءَ كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ (پل، مکہ، ص ۱۱۱، الفجر)

ترجمہ: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا نہ رہے سنے
حلال ہوا۔ وہ تہاری لباس ہیں۔ اور تم ان کے پاس۔ اللہ نے جانا کر

اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالنے سے تو اس نے تہا کی قربانیاں کیں، اور آپس
مات فرمایا، قرباب سے صحت کرو، اور طلب کرو، جو اللہ نے تہا سے نصیب
میں کیا ہو، اور کھاؤ اور پو، یہاں تک کہ تہا سے ملے ظاہر ہو جائے۔
سفید ہی کا دور اسبابی کے ڈور سے لپچکتا کھجرات آئے
تک روزے پورے کرو، اور عورتوں کو کھانا نہ دلو، جب تم مسجد
میں اعتکاف سے ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ
ہی بیان کرنا ہے لوگوں سے اپنی آشتیں کو کہیں انہیں پرہیزگار قضا

(کنز العمال)

مسئلہ: اعتکاف میں عورتوں سے جس دن کا حرام ہے۔

مسئلہ: مسکن کو مسجد میں سونا کی نا پٹیا ہائز ہے۔

مسئلہ: عورتوں کا اعتکاف ان کے گھر میں ہائز ہے۔

مسئلہ: اعتکاف ہر ایسی مسجد میں ہائز ہے جس میں جماعت قائم ہو۔

مسئلہ: اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔ (فتاویٰ القرآن)

بَابُ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ سے متعلق احکام و مسائل

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آفَقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ
وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَكُونُوا
الْعَبِيدَ مِنْهُ تَنَفُّوْنَ وَلَكُمْ بِأَعْيُنِكُمْ إِنْ
تَغُضُّوْا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

(آیت، رکوع ۲۵، سورہ البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دوداؤ اس
میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا، اور غاصص نہ
کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں نے توڑ لو گے جب تک
اس میں چشم پوشی نہ کرو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بڑا
گہوارے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے سب اہل امت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے۔ (مذاہب ائمہ)

إِنَّمَا الزَّكَاةُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَلِيلِينَ
عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَاتُ لَهُمْ فِي الْحَرْبِ وَالْعَرَضِيَّةُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْبَنُونَ الضَّالُّونَ وَفِي سَبِيلِ
اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ (آیت، رکوع ۳، سورہ البقرہ)

ترجمہ: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے، محتاج اور نرسے زادار
اور جو اسے تعمیل کر کے لائیں اور دین کے دلوں کو اسلام سے بہت
دی جاوے۔ اور اگر دشمن چڑھائے جس اور قرضہ داروں کو اللہ کی راہ
میں مسافر کر دے، غنہ لایا ہوا ہے، اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: زکوٰۃ کے مستحق اگر فقیر کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے مؤخر اہل غلبہ
باجار صحابہ سابقہ ہونگے کیوں کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمان کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت
نہ رہی یہ باजार نیاز صدیق کبیر شیعہ ہوا۔

مسئلہ: فقیر وہ ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو۔ اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے
کھانے کے لئے کچھ ہو اس کو اہل غلبہ نہیں۔

مسئلہ: مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کر سکتا ہے۔ عاقلین وہ لوگ ہیں جن کو کام

حق صدقات تحصیل کرنے پر متر کیا ہو انہیں امام ائمہ سے جتنا کہ ان کے اور ان کے متعلقین کے لئے کافی ہو۔

مسئلہ: اگر عالیٰ غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے۔

مسئلہ: عامل سیدہ شہی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے۔

مسئلہ: مؤلفہ العلویہ کی باجرات صحابہ ساقط ہو گئے کیوں کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو آپ اس کی حاجت زری باجرات زمانہ صدیق اکبر میں مستند ہوا۔

مسئلہ: گردن چھڑانے سے مراد ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے رکاب کر دیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کردی ہو کہ اس قدر مال کو آزاد کریں تو آزاد ہیں۔ وہ بھی مستحق ہیں ان کو آزاد کرانے کے لئے مال زکوٰۃ دیا جائے۔

مسئلہ: ترمذی اور حنفیہ کسی گناہ کے متعلق قرض ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں انہیں ادا کے قرض میں مال زکوٰۃ سے مدد دی جائے۔

مسئلہ: اللہ کی راہ میں خرچہ کرنے سے بے سازد سامان مجاہدین اور کاردار مہجوں پر صرف مراد ہے۔

مسئلہ: اگر آئین سے وہ مسافر مراد ہیں جن کے پاس مال نہ ہو اور وہی تادار طلبا بھی۔

مسئلہ: زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک قسم کو دے۔

مسئلہ: زکوٰۃ انہیں لوگوں کے لئے خاص کی گئی ہے تو ان کے علاوہ اور دوسرے مقرر میں خرچہ نہ کی جائے گی۔ یہ مسجد کی تعمیر میں دوسرے کے کہن میں نہ ان کے قرض کی ادائیگی۔

مسئلہ: زکوٰۃ بنی ہاشم اور غنی اور ان کے غلاموں کو زکوٰۃ جائے گی۔ اور نہ آدمی اپنی بیوی اور اولاد اور غلاموں کو دے۔ (تقریباً ہمدی و ہمارک، خزائن العرفان)

بَابُ الْحَبَجِّ

(حج سے متعلق مسائل)

إِنَّ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَمِنُ شَعَائِرِ اللَّهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاخَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، وَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا، فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (ب، رکوع ۱۳، صفحہ ۱۲۹)
ترجمہ: بیشک صفا و عمرہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو کس گھر
کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پیچھے کبے
اور جو کوئی پہلی بات اپنی عزت سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا
خبردار ہے۔ (اکثر ایمان)

مسئلہ: سنی صفا و عمرہ کے درمیان دوڑنا واجب ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی ہے۔ اس کے ترک سے دم دینا یعنی
قزوانی واجب ہوتی ہے۔

مسئلہ: صفا و عمرہ کے درمیان سنی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے فرق یہ ہے کہ حج
کے اندر عزیمت میں جانا اور وہاں سے طواف کعبہ کے لئے شرط ہے اور عمرہ کے لئے عزیمت
میں جانا شرط نہیں۔

مسئلہ: عمرہ کرنے والا اگر ہر دن کعبہ سے آگے تو اس کو براہ راست مکہ میں آکر طواف
کرنا چاہیے اور اگر مکہ کا ساکن ہو تو اس کو چاہیے کہ حرم سے باہر جائے اور وہاں سے طواف
کعبہ کے لئے احرام باندھ کر آگے بیچ و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک بار
مرتبہ ہو سکتا ہے کیوں عمرہ کے دن یعنی ذی الحجہ میں جانا جو حج میں شرط ہے وہ سال
میں ایک ہی بار ہو سکتا ہے اس کے لئے کوئی وقت نہیں ہے۔
(عزائم القرآن)

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُخْصِرْتُمْ فَمَا
اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَخْلِفُوا ذُرِّيَّتَكُمْ حَتَّى
يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَجْلَهُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا
أَوْ بِهِ آذًى مِنْ رَأْسِهِ، فَفِي ذِيهِ قِنْ صِبَايَرُ أَوْ
صِدْقَةٌ أَوْ سَلِيٌّ قُلُوبًا أَمْ تَرْتَضُونَ فَمَنْ تَرْتَضَ بِالْعُمْرَةِ

إِلَى الْحَيِّ فَمَا اسْتَسْرَسَ مِنَ الْهَدْيِ . فَمَنْ لَمْ
يَجِدْ فَيُضِلَّهُ فَلْيَلْصِقْ أَثَا فِي الْحَيِّ وَتَبَعَهُ إِذَا
تَجَعَّلَهُ . بَلَّكَ عَشْرًا كَأَمَلِكُ ذَلِكَ لَنْ لَفِي كُنْ
أَهْلُهُ حَاجَتِيهِ الْمُنْجِدِ الْحَرَّاءِ وَاتَّقُوا اللَّهَ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

(پ، رکوع ۸، ۱۵۷، البقرہ)

ترجمہ: اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پُرکارہ۔ پھر اگر تم روکے جاؤ تو قرآنی
مجھجو جسے سر کرے، اور اپنے سر نہ مٹاؤ۔ جب تک قرآنی اپنے گھر کے
نہ پہنچ جائے۔ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے
تو چار دس روزے یا عیادت، یا قرآنی، پھر جب تم اطمینان سے ہو تو
حج سے عمرہ طے کرنے کا فائدہ اٹھا لے، پس پھر قرآنی ہے جس میں ہر
آئے پھر جسے مقدرد جو تو میں روزے حج کے دنوں میں رکھے۔
اور سات جب اپنے گھر پہنچ کر جاؤ، پھر دس دن ہوئے، یہ مکہ اس کے
لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو، اور اللہ سے ڈرتے ہو، اور جان
نکو کو اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: حج بقول ربیع مہر میں فرض ہوا، اس کی فرضیت قطعی ہے حج کے فرائض یہ ہیں۔
(۱) احرام (۲) عرفہ میں وقوف (۳) طواف زیارت۔

حج کے واجبات یہ ہیں: (۱) مزدلفہ میں وقوف (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی۔
(۳) رمی جمار (۴) اور آٹائی کے لئے طواف رجم (۵) اور منیٰ یا تقصیر
عمروہ کے دن طواف سعی میں، اور ان کی شرط احرام و منیٰ ہے۔
حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں: (۱) افراد باحج۔ وہ یہ ہے کہ حج کے بہنیزل میں یا ان سے
قبل بیعتات سے لباس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے۔ خواہ زمان سے
تعمید کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے۔

(۲) افراد باعمرہ۔ وہ یہ ہے کہ بیعتات سے لباس سے پہلے کبھی شہر حج میں یا ان سے
قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے۔ خواہ وقت تکمیل اس کا ذکر کرے یا نہ کرے
اور کس کے لئے شہر حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے
مگر حج و عمرہ کے درمیان الامام بھی کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو۔

(۳) قرآن۔ یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک احرام میں ہی کرے اور وہ احرام بیعتات
سے باندھا ہو۔ یا اس سے قبل کبھی شہر حج میں یا اس سے قبل اقل سے حج و عمرہ دونوں کی نیت ہو،
خواہ وقت تکمیل دونوں کا ذکر زمان سے کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے۔

(۴) تنسیق یا کرہ بیعتات سے یا اس سے پہلے شہر حج میں اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے۔
اور کبھی شہر حج میں عمرہ کرے، یا اکثر طواف کس کے شہر حج میں ہوں، اور طواف ہو کر حج کے لئے احرام
باندھے اور اس سال حج کرے اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ الامام بھی ذکر کرے۔
(مسکین نسیح)

مسئلہ: اس آیت سے علماء نے قرآن ثابت کیا ہے۔

مسئلہ: اہل کوکے لئے ذرائع ہے ریشہ اور حدود و موات کے ریشہ والے اہل کو کیسے داخل ہیں۔ موات کا پانچ قسم۔ (۱) ذوالکلیفہ (۲) ذات حرق (۳) محض (۴) قرن (۵) عیلم۔ ذوالکلیفہ اہل عیسے کے لئے، ذات حرق اہل عراق کے لئے۔ محض اہل شام کے لئے۔ قرن اہل نجد کے لئے۔ عیلم اہل یمن کے لئے۔

مسئلہ: حج کو اپنے اوپر لازم و واجب کرے، احرام باندھ کر یا تبلیغ کہہ کر ہری چلا کر اس پر سفر کیا لازمی ہیں جن کا ذکر اسی باب میں آگے ہے۔

مسئلہ: جب تک تجارت سے افعال حج کی ادائیگی فرقہ نہ گئے اس وقت تک تجارت مہاجرہ
مسئلہ: عرفات میں وقوف فرض ہے کیوں کہ اناضہ بلا وقوف تصور نہیں۔ (خزانة العرفان)

مسئلہ : اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کے لئے استطاعت شرط ہے۔ حدیث شریف میں سید عالم علیہ السلام نے اس کی تفصیل فرمادی اور اس لئے فرمایا کہ ناوہی کرکٹ کاٹنے سے پہلے کا انتظار اس قدر مہیا چاہیے کہ کیا کرکٹ کھیلنے کے لئے کافی ہو اور یہ وہیں کے وقت تکمیل و حیل کے علاوہ ہونا چاہیے۔ راہ کی اس میں ضرورت ہے کیوں کہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں۔ (غزائن عرفان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْنَطُوا مِنَ الصَّيِّدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ
وَمَنْ قَنَظَكَ مِنْكُمْ فَتَحْتَمِلْهُ أَثَرَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى صِرَاطٍ
مِنْ النِّعَمِ يُحْكَمْ بِهِ دُونًا عَنِ إِيَّامِكُمْ هَذِهِ بِاللَّيْلِ
أَوْ لَفَافَةً حُلَامٍ مُسْكِينٍ أَوْ عَدَلِ ذَلِكَ صَبْرًا لِكُلِّ يَوْمٍ
وَتَالِ آمِيرٍ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ اللَّهُ عَنَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ
فَيُتَنَقِمِ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو النِّعَاتِ ۝

(پ، رکوع ۱۳، ۵۵، المائدہ)

ترجمہ : ایمان والو! نہ مایوس ہو کہ صیاد حرام میں ہو۔ اور تم میں جو اسے
نقد و نقد کرے تو اس کا بدلہ ہے کہ وہ صیاد ہو جو مویشی سے تم میں کہ
دو قنطاری اس کا حکم کریں۔ یہ قرآن ہو کہ پوچھیں۔ یا غدار سے چند سکینوں
کا کٹنا یا اس کے برابر روزے کا پھلے یا کمال چلنے والے سے صاف کیا جو
جو گنہگار اور جواب دہ کہے گا یا اس سے بدلہ ہے اور اللہ غالب ہے
بدل دینے والا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : حرم کو شکار یعنی خشکی کے کسی بھی وحشی جانور کا مارنا حرام ہے۔
مسئلہ : جانور کی طرف شکار کرنے کے لئے اشارہ کرنا منوع ہے خواہ وہ سلاخ برباد ہو۔
مسئلہ : کاٹنے والا کتا اور کوا اور بچھو، چیل اور چوہ اور کھیر یا اور سانپ ان جانوروں کو حدیث
میں نواسق فرمایا گیا ہے اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی۔
مسئلہ : حالت احرام میں بن جانوروں کو مارنا منوع ہے۔ وہ ہر حال میں منوع ہے۔ عمدًا یا خطًا۔
عدا کا حکم قرآن آیت سے معلوم ہوا۔ اور خطا کا حکم احادیث شریف سے۔
مسئلہ : یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا علاؤ فرکر مسکین کو اس امر سے کہ ہر مسکین کو حدیث
نظر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان کی قیمت میں کھیتوں کے ایسے حصے ہوتے تھے
انہی ہی روزے رکھے۔ (غزائن عرفان)

مقام قبول عطا

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً
مُسْلِمَةً لَكَ ۖ وَارِنَا مَتَاعًا حَسَنًا وَمِنْ خَلْقِكَ
أَنْتَ الْكَوْنُ الْخَبِيرُ (پ، رکوع ۱۵، ۵۵، البقرہ)

ترجمہ : اے رب ہمارے اور کہیں تیرے حضور گردن رکھنے والا، اور
ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرماؤ اور ہمیں ہماری
عبادت کے ساتھ ساتھ ہمارے ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع

فرمایا ہے شب قری ہے بیت قرآن کرنے والا ہر دان۔
(کنز الایمان)

مسئلہ : یہ جگہ (مقام ابراہیم) قبول دعا کی ہے۔ اور یہاں دعا تو بہ سنت ابراہیمی ہے
(غزلانِ عرفان)

بَابُ الذَّبْحِ

(ذبح سے متعلق مسائل)

قَالُوا اِذْ عَلَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا هِيَ، قَالَ اِنَّكَ يَقُولُ
اِنَّهَا بَقْرَةٌ لَا فَائِضٌ وَلَا يَكُونُ عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ
فَاعْمَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ۝

(پہلے رکوع ۸، ۷۱، البقرہ)

ترجمہ :- ہوئے اپنے رب سے دعا کیے کہ وہ ہمیں بتا دے کہ کسے کہی جا
وہ قربان ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بڑی اور نہ اور نہ اور نہ بکرا نہ دوز
کے بیچ میں نہ کوڑھیں کا نہیں حکم ہوتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : عیسٰی نبیٰ قریبی اور نیابت کرنے سے حاصل ہوا ہے۔

مسئلہ : راہ خدا میں نفیس مال دینا چاہیے۔

مسئلہ : گائے کی قرانی افضل ہے۔ (خزان السعیدان)

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُم مَّا كُنْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبًا
وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِجِ مِمَّا كَلَبَتْ يَدَايَ أَعْلِمُوا كَلِمَةً مِّنَ
عَلَمِكُمْ أَنَّ اللَّهَ يَسْأَلُ عَنْكُمْ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ اللَّهَ كَمَا كُنْتُمْ
عَبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ ذَاتُ النَّفْسِ الْكَافِرَةِ

الحساب ۵

ترجمہ : اسے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا۔ تم زیادہ
کہ حلال کی گئی تمہارے لئے پاک چیزیں۔ اور جو شکاری جانور تم سے منع
ہوئے انہیں شکار پر دوڑاتے۔ جو علم نہیں خدا نے دیا اس سے انہیں
سکھاتے۔ تو کھانا انہیں سے خوردہ ماکر تمہارے لئے ہے نہ دین اور اس پر
اشک کا نام نہ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کو حساب کرتے
دیے نہیں گنت۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : پتیرے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر بسم اللہ کہہ کر پتیرہ مارا اور اس سے
شکار ہرگز ہو کر مر گیا۔ تو حلال ہے۔ اور اگر مرنا تو دوبارہ اس کو بسم اللہ کہہ کر ذبح کرے
اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا پتیرہ کا زخم اس کو نہ لگا دیا زندہ پالنے کے بعد اس کو ذبح کیا تو ان سب

صوتوں میں حرام ہے۔
مسئلہ : مسلم کو اپنی کا ذبیحہ حلال ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ اگر اس زمانے کے کائناتی
مشرک ہو چکے ہیں۔ لہذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (خزان السعیدان)

بَابُ النِّكَاحِ

نکاح سے متعلق مسائل

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا ۚ وَلَا مَرْءٌ مُؤْمِنٌ يَنْكِحُ الْكُفْرَاءَ حَتَّى تَأْمِنُوا ۚ وَكَانَ أَجْرُكُمْ خَالِئًا مِمَّا سَلَفَتْ ۚ أُولَٰئِكَ يُدْعَوْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْيُسْرَىٰ وَأَلْفَافًا ۚ وَلَٰكِن يَكْفُرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ مَتَّاعٌ ۚ أُولَٰئِكَ يُدْعَوْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْيُسْرَىٰ وَأَلْفَافًا ۚ وَلَٰكِن يَكْفُرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ مَتَّاعٌ ۚ أُولَٰئِكَ يُدْعَوْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْيُسْرَىٰ وَأَلْفَافًا ۚ وَلَٰكِن يَكْفُرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ مَتَّاعٌ ۚ

ترجمہ: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو۔ جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور جب تک مسلمان نہ بنیں تو شرک سے اچھی ہے اگرچہ وہ تیسری عورت ہو۔ اور شرکوں کے نکاح میں نہ ہو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور جب تک مسلمان نہ بنیں تو شرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تیسری عورت ہو۔ وہ دوزخ

کی طرف بلا تھے ہیں۔ اور اللہ جنت اور جہنم کی طرف بلا رہا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں بیان کر رہا ہے لوگوں کے لئے کہ انہیں وہ نصیحت مانیں۔ (کنز العمال)

مسئلہ: مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ باطل و حرام ہے۔ (فتاویٰ القرآن)

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَقْتُمُ الْمَسَاكِينَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۚ أَوْ تَقْرَضُوا لَهُنَّ قَرْضًا نَّصِيفًا ۚ وَالْمُؤْتَبِعُ قَدْ رُفِيَ ۚ وَكَانَ أَجْرُكُمْ خَالِئًا مِمَّا سَلَفَتْ ۚ أُولَٰئِكَ يُدْعَوْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْيُسْرَىٰ وَأَلْفَافًا ۚ وَلَٰكِن يَكْفُرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ مَتَّاعٌ ۚ أُولَٰئِكَ يُدْعَوْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْيُسْرَىٰ وَأَلْفَافًا ۚ وَلَٰكِن يَكْفُرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ مَتَّاعٌ ۚ

ترجمہ: تم پر کوئی عتاب نہیں، تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی ہرمز نہ کر لیا ہو۔ اور ان کو کہہ کر رہنے کو دو جو دالے کے پاس کے لائق اور نگہداشت کے لائق سمجھے گئے ہوں۔ اگرچہ وہ تیسری عورت ہو۔ اور شرکوں کے نکاح میں نہ ہو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور جب تک مسلمان نہ بنیں تو شرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تیسری عورت ہو۔ وہ دوزخ

مسئلہ: اس سے مسلم ہوا کہ جس عورت کا ہم شرع نہ کیا ہو اگر اس کو اقدار نے سے پہلے طلاق دی تو ہم لازم نہیں اور ضلالت میں اس کے حکم میں ہے۔

كَذَلِكَ اللَّهُ عَلَيكُمْ ۚ وَاجْعَلْ لَكُمْ مَّا وَزَّاءُ ذَلِكُمْ
أَنْ تَتَّبِعُوا بِأَمْرِ الْكُفْرِ مَحْضِينَ ۚ غَيْرُ مُسْلِحِينَ ۚ
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ
فِي بَيْتٍ ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا تَرَكْتُمْ مِنْ
مِنْ بَعْدِ الْفَرِيقِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

(پ، رکوع ۱، ۱۵۷، انسان)

ترجمہ: اور حرام میں شریعت وادعائیں لگاؤں کی صورتیں جو تہا کی حکمتوں کی ہیں
اللہ کا نذر ہے کہ تم ہمارے ان کے ساتھ جو ہیں وہ حلال ہیں آپس کے اپنے
مالوں کے عوض تلاش کرو۔ یہ لائے دیاں کرتے تو بن عورتوں کو
تسلیم میں لانا چاہو۔ ان کے بندے ہر نہیں در۔ اور قرار داد
کے بعد اگر تہا سے آپس میں کچھ رضامندی اور جاسے تو اس میں گناہ
نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنز دیان)

مسئلہ: نکاح میں ہر ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر ہر میں نہ کیا جو موجب ہر واجب ہو گئے۔

مسئلہ: ہر ای ہی ہوتا ہے کہ حضرت و قسم و غیرہ چیزیں مال نہیں ہیں۔

مسئلہ: اختلاص کر جس کو مال نہ کیا جائے ہر جس کے مالیت نہیں رکھتا حضرت جابر اور
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہر کی ادنیٰ مقدار کس درم ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا۔

وَمَنْ لَمْ يَسْتَظْهِمْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَكُونَ الْمُحْصَنَاتِ
الْمُؤْمِنَاتِ ۚ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَايِكُمْ
الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ ۚ بَعْضُكُمْ
بَعْضٌ ۚ فَاتَّخِذُوا مِنْ بَيْنِ أَيْمَانِكُمْ أَجُورَهُنَّ
أَجُورَهُنَّ بِالْعُرُوفِ ۚ مُحْصَنَاتٍ غَيْرُ مُسْلِحَاتٍ
وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَا أُحْصِيَ فَإِنْ أَتَيْنَ
بِفَاحِشَةٍ تَعْلِيهِنَّ فَضْطَ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنْ
الْعَذَابِ ۚ ذَلِكَ لِمَنْ عَصَى الْعَهْدَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ
تَضْمِينًا لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝

(پ، رکوع ۱، ۱۵۷، انسان)

ترجمہ: اور تم میں سے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں
آزاد و عرہ میں ایمان والیاں نہ ہوں، تو ان سے تسلیم کرے، جو
تہا سے اخراج ملک ہیں۔ ایمان والی گیزیں، اور اللہ تبارک
ایمان کو خوب جانتا ہے۔ آپس ایک دوسرے سے جے تو ان سے نکاح کر
لیجئے، لکن کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے ہر انہیں در۔ قیدی
آیات نہ مستحق نکاح ہی اور نہ باریق۔ جب وہ قید میں آجائیں۔
پھر ہر کام کریں تو ان پر کس نہ کر آدمی ہے۔ جو آزاد و عورتوں
پر ہے اس کے لئے جے تم میں سے نہا کا اندیشہ ہے۔ اور ہر

کرنا تھا ہے لئے بہتر ہے ماورائے بخشنے والا ہر ان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: جو شخص حرم سے نکاح کی دست دکتا ہو اس کو بھی مسلمان ہادی سے نکاح کرنا جائز ہے۔ یہ مسئلہ اس آیت سے تو نہیں ہے مگر ادھر کی آیت سے ثابت ہے۔

مسئلہ: ایسے ہی کتابیہ ہادی سے بھی نکاح جائز ہے اور مومن کے ساتھ باطل و نجس ہے جب اس آیت سے ثابت ہوا۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہادی کو اپنے مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کافی نہیں اس طرح غلام کو بھی۔ (میزان القرآن)

الْزَّكَاةَ وَالَّذِينَ آمَنُوا كُلٌّ يَجْعَلُ لِلَّهِ بَعْضُ مَا يَصْلَحُ
بَعْضٌ وَبَيْنَا أَسْفَلُ مِنَ الْأَمْرِ هُمْ أَفْضَلُ لَمْ يَكُنِ
فِيهِمْ خِلَافٌ وَلَا فِيهِمْ خِلَافٌ يَمَّا حَفِظَ اللَّهُ وَالَّذِينَ
تَقَاتُوا تُشَوِّهُنَ بِمَا يَصْلَحْنَ وَأَهْلُكُمْ وَهَلْ فِي
الْمُضَاجِعِ وَأَهْلُكُمْ وَهَلْ فِي الْأَنْفُسِ فَلَا تَقْبَلُوا
عَلَيْهِمْ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

(پ، د کو ۳، ۳۳ انسار)

ترجمہ: مردانہ مردوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر

فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کرنے کو نہیں
بجائے عورتیں اورب و ایمان ہیں۔ غارت کے بغیر مخالفت رکھیں جس
طرف اللہ نے مخالفت کا حکم دیا اور جن مردوں کی نافرمانی کا تیس انداز
ہو۔ قرا نہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ۔ اور انہیں مارو۔ پھر اگر
وہ تمہارے حکم میں آجائیں قرآن پر زیادتی کی کوئی راہ نہ پاؤ۔ بیشک
اللہ بلند بڑا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مردوں کے نفقہ مردوں پر واجب ہیں۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَفَاحًا يَكْفُلُ الْوَهْدَانِ
أَخْلَافًا وَحَكْمًا يَنْفَعُ الْوَهْدَانِ إِنَّ لِرَبِّكَ آيَاتًا
يُؤْتِيكَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

(پ، د کو ۳، ۳۳ انسار)

ترجمہ: اور اگر تم کہیں بڑی کے جھگڑے کا خوف ہو۔ تو ایک بچہ مرد
دلوں کی طرف سے بچو۔ اللہ ایک دفعی عورت دلوں کی طرف سے ،
یہ دونوں اگر صلح کرنا چاہیں گے۔ تو اللہ ان میں صلح کر دے گا بیشک
اللہ جاننے والا خبر دہ ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: بیچ گوزدین میں تفریق کرنے کا اختیار نہیں۔ (عزائم العراق)

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيْ هَاشِمٍ عَلَى
أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمْنِي حَبْجَةً إِنْ أَنْصَبْتَ عَشْرًا فَمِنْ
عِنْدِكَ • وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَمْلِكَ عَلَيْكَ سَهْدِي إِنْ
شَاءَ اللَّهُ مِنَ الطَّالِقِينَ •

(۱۲) رکوع ۶، ۲۶ (مختصر)

ترجمہ: کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دوڑیں بیٹھوں میں سے ایک تمہیں
 جیلہ دوں اور ہر سو کروم کہ تم جس سیری سلامت کو چمکا کر پورے دہریں میں لڑ
 تر تہا میری طرف سے ہے۔ اور میں تمہیں مشقت میں ڈال نہیں چاہتا
 قریب سے انشاء اللہ تمہیں نکالوں سے باز رہے۔
 (کنز العمال)

مسئلہ: عقد کے لئے صیغہ ماضی ضروری ہے۔

مسئلہ: اور ایسے ہی مشکوٰۃ کی تعین بھی ضروری ہے۔

مسئلہ: آزاد مرد کا آزاد عورت سے کسی آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکر لیا جرانے کو ہر قرار دے کر نکاح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اور اگر آئندہ مرد نے کسی عدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو ہر قرار سے کونکاح کیا تو نکاح جائز ہے۔ اور یہ چیزیں ہر نکاح میں ہوں گی بلکہ اس صورت میں ہر شے لازم ہو گا۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قُلُوبَيْنِ فِي جَوْفَةٍ ۚ وَمَا
جَعَلَ أَزْوَاجَكُمْ إِلَيْكُمْ تُظَاهَرُونَ مِنْهُنَّ وَأَهْلِيكُمْ
وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ
بِأَفْوَهِكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝

ترجمہ: اسٹرنے کسی آدمی کے اٹھنے دوول دیکھے۔ اور تہاری اہواز کو
کو جیسے تیراں کے برابر کہہ دو تہاری ماں نہ پایا۔ اور نہ تہارے سے
پاکو کو تہارا بیٹا یا تہا سے تہارے اپنے سے لاکھا ہے۔ اور اس طرح
فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ (کنز العمال)

(پچھلے رکوع سے اس آیت پر اللہ عزوجل)

مسئلہ: ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا۔ لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علحدہ رہنا ادا اس سے تنفسِ ذکرِ نکاح لازم ہے۔

مسئلہ: خیار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا ہے اور یہ میسر نہ ہو تو متوازی دو بیٹے کے ورثے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

مسئلہ: کفارہ ادا ہونے کے بعد عورت سے قربت اور تناسخ حلال ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: خیار منکوحہ کا ایسی صورت ہے کہ شہرہ جو پیشہ کے لئے حرام خواہ اور یا شہیہ
 ایسے حضرات جو جس کو کھانا اور دھواں نہا کر نہیں شکار کسی نہایت بڑی سی سے لگا کر تو جہ پر بڑی
 لک ٹیٹ اپنی پیش کش ہے۔ خود وہ ظاہر ہو گا۔ (فتاویٰ القرآن)

بَابُ الطَّلَاقِ

(طلاق سے متعلق مسائل)

الطَّلَاقُ مَوْضِعٌ قَامَ صَلَاحُهُ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَكْسِيرُهُ بِمَوْضِعٍ خَسَانٍ
وَلَا يَجُوزُ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا بِمَا أَتَيْتُمُوهُنَّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا
أَنْ يَخُفَا أَوْ يَتَخَيَّرَا حَذُّهُدِ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمَا أَوْ
يَخَيَّرَا حَذُّهُدِ اللَّهِ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمَا فِيهِمَا
إِفْتِكَارٌ بِمَا بَيْنَكُمَا حَذُّهُدِ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهُمَا وَ
مَنْ يَتَعَدَّ حَذُّهُدِ اللَّهِ فَادْلِكُمْ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

(ہی، دوک ۱۳، ۲۵۹، ۲۶۰)

ترجمہ: طلاق دو بار تک ہے، پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے

یا کوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عزتوں کو
دیا اس میں سے کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو انارش ہو کہ امٹ کی حد
تاکم نہ کر سگے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں تمہیں اپنی حدوں پر نہ رہیں گے
تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اس میں ہو بلکہ کے کرمیت چھٹی گئے یہ امٹ کی حد میں ہیں
ان سے گئے۔ پھر صراہم امٹ کی حدوں سے گئے چھ گئے تو وہی گناہ قائم ہیں۔
(کنز الدیان)

مسئلہ: غیل طلاق بائن ہوتا ہے۔

مسئلہ: غیل میں فقط غیل کا ذکر ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر جہاں کی طلب گار عورت ہو تو غیل میں معتد ہر سے زاد لیا کر وہ ہے۔
اور اگر عورت کی طین سے شوہر پر عورت مختلف عوام ہوتا ہے اب اس سے رجوع ہو سکتا ہے
نزد دوبارہ نکاح جب تک کہ ملازمہ ہمدینی ہمدینت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بدعت
طلاق دے پھر عت گذرے۔ (فتاویٰ العربیہ)

وَلَنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ الْأَخْرَجَ
قَرَأَ اللَّهُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَنَكَبَ أَجْزًا عَظِيمًا ۝

(طہ، ذکر ۲، ۱۵۱، ۱۵۲)

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو یہ شک
اٹھانے کی بات نہیں کیوں کہ اللہ کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ (کنز الدیان)

مسئلہ : اور جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کا اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

مسئلہ: جس عورت کا ہر مقررہ کیا گیا جوہر اس کو قبل دخول طلاق دی تو ایک جوڑا دینا ہوگا جیسا
تین کپڑے ہوں۔ (خزانہ العرفان)

يُؤْتِيكَ الْغَنَىٰ وَالْكَوْنُ يُبَيِّنُكَ
يُضَعِّفُ لَهَا الْعَذَابَ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
يُسْرًا ○

(طه، زمر، ٢٠، ٤١، ٥٣)

توجہ دے اسے جو کہانی یہی جو قلم میں مرتضیٰ حایکے خلاف کوئی جہالت کرے اس پر اور دوسرے دونوں خدایاں ہو گئے۔ اور یہ اس قدر کہ اسان ہے۔ (کنز الایمان)

ہمسفر : اسی لئے عالم گنگوہہ جابل سے زبردستی منع کرتے ہیں۔ دوسرا اس کے سوا دوسری کی سزا محبت میں غلاموں سے زبردستی منع ہے۔ اور یہی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فی مابین تمام جان کی حرورتوں سے زبردستی فضیلت رکھتی ہیں۔ اس لئے ان کی ادنیٰ بات سخت گرفت کا قابل ہے۔

فائدہ عظیم: لفظنا حضرت حبیب مکرر دعا دے جو تو اس سے نوا اور ولایت کرادے جو سے تیں اور حبیب موصوف ہو کر دعا دے جو تو اس سے شہرہ کی نافرمانی اور خدا مامارت مراد ہو تے! اس بات میں تخرج موصوف نہ ہو جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے (مجل وغیرہ خزائن الزمان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُمْ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَكُونُوا عَلَيْهِمْ مِنْ عِدَّةٍ
فَعْتَدُوا لَهُمْ فِتْنَةً وَهُمْ يَكُونُونَ فِيهَا حِيلًا ۝

(چند، کتب، مس، قلم، انحراف)

ترجمہ: اسے ایمان ملا جب تم مسلمان ہو کر ان سے نکاح کرو، پھر انہیں بے
 اتھار لگے پھیر دو۔ تو تمہارے لئے کہ مدت انہیں جیسے گزرے، تم انہیں کہہ کر
 دوا دے یا بھی طرح سے چھوڑ دو۔ (کنز العمال)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قرمت طلاق دی اس پر عتد واجب نہیں۔

مسئلہ: غلوٰت مجھ قربت کے حکم میں ہے تو اگر غلوٰت مجھ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی یا اگر حیہ مباشرت نہ ہوئی ہو۔

مسئلہ: یہ حکم مومنہ کتابیہ کے لئے عام ہے۔ لیکن آیت میں ہونمت کا ذکر فرماتا اس طرف مشیر ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے۔

مسئلہ: ہر مقررہ وجہ کا تمام تر قائل طلاق دینے سے شوہر پر نصف ہرجا واجب ہوگا اور ایک عورت جس میں تین کپڑے ہوں گے (غنائی العرقان)

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ بَيْنِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا

قَالُوا فَتَضَرَّوْا رُكْبَتَيْهِمْ قَبْلَ أَنْ يَنْتَحِثَا. ذَلِكُمْ
تَوَعَّدُونَ لَهُمْ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

۱۰۷، رکوع ۱، س ۱۰۸ (الطلاق)

ترجمہ: اور وہ چار بی بیوں کو اپنی مان کی جگہ میں پھر دی کرنا چاہیں جس پر
آپ نے بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک مردہ کو نکاح کرنا قبل اسکے
کہ ایک دوسرے کو یا تو رگ لگائیں یا نہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے ادا کرنا
تمہارے کاموں سے خبردار رہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندی سے ظہار نہیں۔ اگر اس کو حرمت سے تشبیہ دے
تو مظاہر ہوگا۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے دلی اور اس کے دواعی حرام ہیں
خواتین اور عورتیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ الْمَرْءَةَ فَطَلِّقُوهُنَّ
أَوْحَدَهُنَّ وَأَوْحَصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ
لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بَيْتِيْنِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ
إِلَّا أَنْ يَكُنَّ مِنْ بَيْنِكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَتِلْكَ
حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يُعْصِدْ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ

عَلَّمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ

بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ۝ ۱۰۸، رکوع ۱، س ۱۰۹ (الطلاق)

ترجمہ: اے نبی جب تم رگ خونی کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت
پر انہیں طلاق دو۔ اور عدت کا شمار رکھو، احصا ہے جب اللہ سے
ڈرنا، عدت میں انہیں ان کے گھر سے نہ نکالو اور وہ آپ علیہ السلام
پر کہ کوئی ضرر نہ پہنچے جانی کی بات لائیں۔ واللہ! اللہ کی حد میں ہیں اور جو اللہ
کی حدوں سے آگے بڑھا، بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تمہیں انہیں
معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی ناکہ کرے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: غیر مدخل پر قدرت نہیں۔ ان قنوں قسم کی حد میں جو ذکر کی گئیں انہیں ایسا نہیں کہتے
تو ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی۔

مسئلہ: غیر مدخل بہا کو میٹھ میں طلاق دینا جائز ہے کہیت میں جو حکم دیا گیا ہے اس سے
مراد ایسی غیر مدخل بہا عورتیں ہیں جن کی حدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ایسے
طریق میں واجب ہیں جن میں اس سے جماع کیا گیا ہو۔ پھر قدرت گذرنے تک ان سے تعرض نہ کریں اس کو
طلاق آسن کہتے ہیں۔

طلاق حسن مہر طوطہ حرمت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اس کو ایک طلاق دینا طلاق
حسن ہے خواہ یہ طلاق محل میں ہو اور طوطہ عورت اگر صاحب حیض ہو تو اسے تین طلاقیں ایسے تین
طریق میں دینا جس میں ان سے قربت نہ کی ہو۔ طلاق حسن ہے مادہ اگر طوطہ صاحب حیض دہری

اس کو تین ملاقاتیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے۔

طلاق بدعی: طلاق جو عی کر دیا ہے مگر واقعہ برحق ہے اور ایسی ملاقاتیں دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔

مسئلہ: عورت کو عدت شوہر کے گھر پر ہی کرنا لازم ہے۔ زخمی ہو کر جائز ہے کہ طلاق عدت میں گھر سے نکالے اور نہ عورتوں کو وہاں سے خود نکال دیا جائے۔

مسئلہ: اگر عورت فحش ہے اور گھروالوں کو زیادہ سے قریب کرنا چاہے کیوں کر وہ نامشروع کے حکم میں ہے۔

مسئلہ: جو عورت طلاق رجعی یا ان کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکالنا بالکل جائز نہیں اور جو عورت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکلی سکتی ہے لیکن شب گزارا اس کو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے۔

مسئلہ: جو عورت طلاق یا ان کی عدت میں ہو اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان مائل ہو۔

مسئلہ: اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو کس مکان سے چلا جائے بہتر ہے۔

(خزانة العرفان)

وَالَّتِي يَتَسَنَّ مِنَ الذَّيْنِ مِثْلَ مَا كُنْتُمْ إِذَا تَزَوَّجْتُمْ
فَوَلَدْتُمْ لَهَا أَشْهُرًا ۖ وَالَّتِي لَمْ يَحْضَنْ
وَأُولَاكَ الْأَحْصَالُ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ

حَنَكُنَّ ۚ وَمَنْ يَقِيْنِ اللّٰهُ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ

أَمْرٍ يُشْكِرُ ۝

(پہ، رکوع ۱۱، ص ۱۱۱)

ترجمہ: اور تمہاری عورتوں کی عین عین کی امید رہی اگر تمیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی نہیں جس نے کیا اور صل وادیوں کی یہ سادہ ہے کہ وہ اپنا عمل کر لیں اور جو امیر سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: حاملہ عورتوں کی عدت وضع مل ہے خواہ وہ عورت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ (خزانة العرفان)

أَمْكُرُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكُنْتُمْ قَبْلَ أَنْ يَضَعْنَ
وَلَا تَضَارَّوهُنَّ لِمَنْ يَضَعْنَ عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِنْ كُنَّ أُولَاكَ
حَتَّىٰ كَانَفِيَّوًا عَلَيْهِنَّ ۖ فَهَلْ يَضَعْنَ حَنَكُنَّ ۖ فَإِنْ
أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَامْكُرُوهُنَّ أَجْوَدَهُنَّ ۚ وَاتَّبِعُوا بَيْنَكُمْ
بِمَعْرُوفٍ ۚ وَإِنْ تَعَاَسَرْتُمْ فَمَنْزِعُكُمْ لَهُ أَخْرَجُ ۝

(پہ، رکوع ۱۱، ص ۱۱۱)

ترجمہ: عورتوں کو دل میں کھوجاں خود پرستی ہے، یعنی طاقت پر اور انہیں مردانہ دود کا پڑھائی کھجی کر دود اور گل مایاں ہوں تو انہیں مان دقتہ دود ہاں ملک کو ان کے کچے پیلا جو ہر اگر دود تھانے لئے ہے کہ دود ہاں تو انہیں اس کا اجازت دود اور انہیں میں معقول طور پر مشورہ کر دہو ہر اگر انہیں مضامین دود تو فریب ہے کہ اسے اور دود ہاں لئے دال دیا جائے گی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: طلاق دی ہوئی عورت کو تاعدت رہنے کے لئے اس کے حسب حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔

مسئلہ: نفعہ جیسا حاکم کو دنیا واجب ہے ایسے ہی غیر حاکم کو بھی خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔ (خزائن العرفان)

بابا الجہان

جہاد سے متعلق مسائل

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهُ لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ أَنْ
تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ أَنْ
تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ ○ (ط، كوكب، ١٠، ١١٦، البقرة)

ترجمہ: تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناکام رہے۔ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے، اور وہ تمہارے حق میں بہتر مواد قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے۔ اور وہ تمہارے حق میں بری ہو۔ اور اٹھ جاتا ہے، اور تم نہیں جانتے۔ (خوارج القرآن)

مسئلہ: جہاد فرض ہے جب اس کے شرائط پائے جائیں۔ اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر

چڑھائی کریں، ترجہا فرض میں ہرجا ہے درنہ فرض کفار۔ (نور العزائم)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَتَالٍ فِيهِ وَقَتَالٍ
فِيهِ كَثِيرًا وَصَدًا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٍ بِهِ
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجِهِمْ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ
وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَكْفُرُونَ بِقَالِهِمْ
حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ
يَرُدَّكُمْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَبِمَنْ هُوَ كَافِرٌ
فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(پہلے رکوع ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳)

ترجمہ: تم سے پوچھتے ہیں، اور ہم میں لانے کا حکم تو فرماؤ اس میں
لانا بڑا گناہ ہے، اور اللہ کی راہ سے روکنے اور اس پر ایمان نہ
لانا، اور مسجد حرام سے روکنا، اور اس کے بسنے والوں کو نکال
دینا، اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں۔ اور ان
کا فساد قتل سے سخت تر ہے۔ اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں
گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے مجبور کریں، اگر تم پر

اور تم میں ہو کر ان اپنے دین سے بچنے، پھر کافر ہو کر جسے تو ان کو
کاٹنا اکرارت کیا۔ دہنا میں، اور آخرت میں اور وہ دور رخ واسے
ہیں، انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: ماہ حرام میں جنگ کی صورت کا حکم آئید اختلاو البشر کیں حیث وجد تمہم
سے منسوخ ہو گیا۔ (نور العزائم)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا بَاطِلًا قَدْ دُونَكُمْ
لَا يَأْتِيكُمْ مِنْكُمْ هَبَاكُ، وَذُوَا مَا عَيْتُهُمْ، قَدْ بَكَتِ
الْبَطْطَاكُ مِنْ أَدْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ
أَكْبَرُ مِنْ دِينِكُمْ لَكُمْ الْآيَاتُ إِنَّ كُنْتُمْ
تَعْقِلُونَ ۝

(الحجۃ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴،

مسئلہ: کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے۔
(خزانة القرآن)

إِنْ تَسْتَكْمِلُوا حَسَنَةً تَسْؤُهُمْ وَإِنْ تُبْغُوا سَيِّئَةً يَفْرِحُوا بِهَا وَإِنْ تُصِرُّوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝

(پ. ۲، رکوع ۱۲، صفحہ ۱۰۰)

ترجہ: ہمیں کوئی سولائی پہونچے تو انہیں بڑے، اور تم کو برائی پہونچے تو اس پر خوش ہوں۔ اور اگر تم مبرا اور پرہیز گاری کئے دہو تو ان کا داؤں ہتھار کچھ نہ بگاڑے گا۔ بیشک ان کے سب کام خدا کے گھرے میں ہیں۔ سنئے! ایلاہان۔

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلے میں صبر و تقویٰ ہی کام آتا ہے۔ (خائن العرفان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا
يُزِدْكُمْ عَلَىٰ أَفْوَاجِكُمْ ۖ تَتَّقِلُونَ تَسِرِينَ ○
(سورة النساء، آية ٨١)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم کافروں کے کہے بہرے تو وہ تمہیں لٹے پاؤں لوٹا دیں گے۔ پھر تمہا مکہ کے پٹ جانے لگے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز ان کے لئے مشوروں پر عمل نہ کریں، اور ان کے کہنے پر نہ چلیں۔ (خزانة العرفان)

فَمَا رَحِمَهُ مِنَ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْهُمْ لَأَكْبَثُوا مِنْ حُلُومِهِمْ فَأَعْلَفَ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرُ لَهُمْ وَتَلَاؤُهُمْ مِنَ الْأَمْرِ وَإِذَا قَالُوا عَلَى اللَّهِ مَآءِنَ اللَّهِ يَجِبُ الْبُتُوكَ لِيْنِ ○ (١٥٠) (١٥١) (١٥٢)

ترجمہ: تو کہیں کچھ اسٹاک بھرا ہوا ہے کہ اسے مجھ پر تم ان کے لئے
 نرم دل ہوئے اور اگر تھوڑا سا عتد اور عتد ملے تو وہ ضرور
 تمہارے گرد سے پریشان ہو جائے۔ تو تم انہیں معاف فرماؤ۔
 اور ان کی شفاعت کرو۔ اور کہہ دو کہ ان سے مشورہ لوارو
 جو کسی بات کا ارادہ بچا کر لو۔ اور انہیں دوسرے دیکھ

قول داسے لشکر کو پیار سے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے اجتناب کہ جہاز اور قیاس کا محبت ہونا ثابت ہوا۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ وکل کے خلاف نہیں۔ (ترائیں العرفان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا احْذَرُوا كُفْرًا كَثِيرًا
قُتِبَتْ أُولَئِكَ الْأَجْمَعِينَ ۝ (پہ کرکے، بلکہ انہار)
ترجمہ: اے ایمان والو! پریشیاری سے کام نہ لے، ہر دشمن کی طرف
مشورے سے مشورے ہو کر نہ گھو۔ یا کٹھے چلو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلے میں اپنی حفاظت کی تدبیر جائز ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْبَلُوا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَةِ
أُولَئِكَ يَبْغُضُوكُمْ أُولَئِكَ يَكْفُرُونَ ۝ وَمَنْ يَكْفُرْ لَهُمْ
فِيكُمْ فَإِنَّهُ مِنَ الْيَهُودِ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الظَّالِمِينَ
شَيْئًا ۝ (پہ کرکے، بلکہ انہار)

ترجمہ: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ اور وہ آپس
میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں جو کوئی ان سے
دوستی رکھے گا تو وہ انہیں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافی

کوراہ نہیں دیتا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و مواصلات میں ان کی مدد کرنا ان سے
مدد چاہنا ان کے ساتھ روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا۔ یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص مقام
میں ہوا ہو۔ (ترائیں العرفان)

بَا الشَّهْدَاءِ

(شہداء کے متعلق مسائل)

فَبِكُلِّ الَّذِينَ كَلَمْتُمْ قَوْلًا عَلَىٰ غَيْرِ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَاهُ عَلَىٰ الَّذِينَ كَلَمْتُمْ أَرْجَاءَ ذُنُوبِهِمْ لَمَّا كَانُوا يَقْسُقُونَ ۝

(پہ، رکوع ۶، ۵۹ البقرہ)

ترجمہ: تو ان لوگوں نے اور بات بول دی جو ان کی گئی تھی۔ اس کے سوا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا جو ان کی بے عملی کا (کثر الامان)

مسئلہ: طاعون پھیلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تک ہمارے شہر میں واقع ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور دوسرے شہر میں جو تو وہاں نہ چاؤ۔

مسئلہ: جو لوگ مقامِ دہلی میں خضائے الہی پر صابر رہیں اگر وہ بے خوف نہ رہیں جب بھی انہیں شہادت کا جواب ملے گا۔ (خزان القرآن)

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ كَلَّ أَحْيَاءٌ
وَلَكِن مَّا تَشْعُرُونَ ۝

(پہ، رکوع ۳، ۱۵۵ البقرہ)

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں (اے تمہیں خبر نہیں)۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کو قبر میں نہیں مٹی ہیں۔

مسئلہ: شہید وہ مکلف مسلمان ہے جو تیرہ ہتھیار سے ظلم مارا گیا ہو۔ اور اس کے قتل سے مل بھی واجب نہ ہوا ہو، یا سرکہ جنگ میں مردہ یا زخمی یا بیگناہ اور اس نے کچھ سانس نہ پائی تو اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ ان کو غسل دیا جائے نہ کن اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے آخرت میں شہید کا بڑا درجہ ہے بعض شہداء تو وہ ہیں کہ ان پر تو دنیا میں یہ احکام جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لئے شہادت کا درجہ ہے جسے ڈوب کر یا جل کر یا دھواڑ کے نیچے دب کر مرنے والا، طالب علم، سفر حج، قرض، راہ حق میں مرنے والا، اور نقصان میں مرنے والی عورت اور پیٹ مرض اور طاعون اور ذات الحجب اور سہل میں اور جہر کے دن مرنے والے وغیرہ۔ (خزان القرآن)

بَابُ السَّبِيْعِ

خرید و فروخت سے متعلق مسائل

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهَلَالَةِ فَمَا لَبِغَ اللَّهُ
فِي عَمَلِهِمْ وَمَا كَانُوا مِنْهُمْ بِغَافِلِينَ

(پ، رکوع ۲، ص ۱۷، البقرہ)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہالالہ کے بدلے گراہی خریدی
چراں کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ
تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے سنی تعلیمی کا جواز ثابت ہوا۔ یعنی خرید و فروخت کے انعامات کے
غیر رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے۔ (فتاویٰ القرآن)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ مَضْمَعًا
وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(پ، رکوع ۵، ص ۱۳، آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ سود و نہ دین کھاؤ اور اس سے ڈرو کہ اس
امید پر کہ تمہیں نفع ملے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس میں سود کی ممانعت فرمائی گئی ہے مگر تو بیع کے اس زیادتی پر جو اس زمانے
میں معمول تھی کہ جب بیاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادائیگی کوئی شکل نہ ہوتی تھی تو قرض
غراہ مال زیادہ کر کے مدت بڑھادیتے اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار
کرتے ہیں اور اس کو سود و سود کہتے ہیں۔

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کیسے روئے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔
(فتاویٰ القرآن)

بَابُ الْقَتْلِ وَالْفِصَا

قَتْلُ وَفِصَا سَبْعُ مَسْأَلٍ

ثُمَّ عَفَوْا عَنْكُمْ مِنْ كَيْدِ الْإِلَهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَشْكُرُونَ ○ (پہلے رکوع ۷، ۵۵ البقرہ)
پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی کہ کہیں تم احسان
مانو۔ (دکتر الایمان)

مسئلہ: شرک سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: مرتد کی سزا قتل ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ سے نبوت قتل وغیرہ بڑی سے بھی سخت
ترہم ہے۔

وَأَذِّنْ لَكُمْ نَفْسًا فَاذَرُوهَا فِيهَا، وَاللَّهُ مُخَوِّجٌ مِمَّا
كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ○ (پہلے رکوع ۹، ۵۷ البقرہ)
ترجمہ: اور جب تم نے ایک خون کیا۔ تو ایک دوسرے پر اس کی قہمت
ڈالنے لگے۔ اور اللہ کو لگا ہرگز نہ تھا جو تم چھپاتے تھے کہ نہ (الایمان)

مسئلہ: قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہے۔

مسئلہ: اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی ستمگر آدمی سے جان بچانے کے لئے مداخلت
کی اس میں وہ قاتل ہو گیا۔ تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہو گا۔ (شرائع العرفان)

وَاتَّبِعُوا مَا تَشَاءُوا الشَّيْطَانُ عَلَى صُلْبِكُمْ سُلَيْمِينَ ○
مَا كَفَرَ سُلَيْمِينَ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانُ كَفَرُوا يَعْلَمُونَ النَّاسُ
الْبَاطِلُونَ ○ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِمِائِيلَ هَازُونَ
وَمَا زُودَتْ وَمَا يَعْلَمُونَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَ لَأَنبَأَنَّكُمْ
فِي شَيْءٍ فَلَا تَكْفُرُوا فَيَعْلَمُونَ وَمِنْهَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ
بَيْنَ الْمُعْتَدِلِ وَالْمُنَافِقِ ○ وَمَا هُمْ بِضَالِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ
إِلَّا يَرِثُنَ اللَّهُ وَيَعْلَمُونَ مَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَتَّبِعُهُمْ
وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ

خَلَقَ شَيْئًا وَلَيْسَ مَا شَرَّوَاهُ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا

يَعْلَمُونَ ۝

(پ، رکوع ۱۲، صفحہ ۱۰۲ البقرة)

ترجمہ :- اور اس کے سپرد ہوئے شیطان چکا کرتے تھے مسلمات
سلمان کے نانا میں اور سلیمان نے کفر کیا۔ اہل شیطان کا فہرہ ہے
لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ عہادہ جو بائبل میں دو فرشتوں
دور سے ملوث پڑتا رہا، اور وہ دو بڑی کوششوں کو چھڑھ کر سکھاتے ہیں تاکہ
یہ نہ کہہ سکیں کہ تم خدایا تم میں ہیں۔ قرآن پا کر انہیں دیکھو۔ تو ان سے
سکھتے رہے جس سے جہان میں مراد اور اس کی حرکت میں۔ اور اس
سے ضرور نہیں پہنچا سکتے کسی کو گردن کے حکم سے اور وہ سکھاتے ہیں
جہاں نقصان دے گا نفع دے گا اور یہی شک ضرور نہیں معلوم
ہے کہ جس نے یہ سودا کیا آخر میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ اور یہ ایک
کامیابی چیز ہے جو جس کے بدلے اہل ناپائیدار دنیا میں نہیں کسی طرح
انہیں علم ہوگا۔ (اکثر الامان)

مسئلہ: جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہے تو قتل کر دیا جائے گا۔

مسئلہ: جو کھر کھر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا حامل قلعاع طریق کے حکم میں ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ: جادوگر کی توہمت قبول ہے۔

سُئلہ : مؤخر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیرات و اسباب تحت مشیت میں۔ (قرآن العزیز)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۚ الْحَقُّ بِالْحَقِّ ۖ وَالْعُتْدُ بِالْعُتْدِ ۚ وَأَنْتُمْ أَنْتُمْ فِي الْأَنْفِ ۚ وَلَنْ تُخْفِيَكَ وَرَحْمَتِي ۚ فَمَنْ أَتَىٰ عَلَىٰ نَفْسٍ ۖ فَكَرِهَهَا النَّاسُ وَنَسَاهَا ۚ فَلَئِنْ لَمْ يَدَّ عَنْهُ الْقَوْمُ ۖ فَقَدْ كَرِهَ اللَّهُ نَفْسَهُ ۖ فَجَذَبْنَاهُ بِالْعُنُقِ ۚ أَلَمْ يَعْلَمِ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ عَلِيمٌ ۚ

۱) پتہ: لاہور ۶۵۰۱۵ (البقرہ)

ترجمہ: اسے اعلان و اہتمام پر مشتمل ہے جو کائنات کو اسے جاننے کے لئے
 دین کا پہلا اور آزاد کردہ اور غلام کے لئے غلام اور
 دلت کے لئے دلت اور عورت کو جس کے لئے اس کے جہان کی طرف
 ہے کچھ سامانی ہوئی ہو جہان کی سے حاضر ہو اور اسے بھی مقررہ اور یہ جہان
 ہے بلکہ طرف سے تھا اور جو جہان کا ہے اور یہ طرف سے۔ تو اس
 کے بعد جو زائد کر کے اس کے لئے درنگ غلاب ہے۔

(کسز الایمان)

مسئلہ: ولی متقول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کر دے یا بال پر مبلغ لے کر اس پر وہ راضی نہ ہو تو قصاص ہی فرض رہے گا۔

مسئلہ: اگر مقتول کے سارے اولیاء قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا۔

مسئلہ : اگر مال پر صلح کریں تو قصاص لازم نہیں رہتا۔ سا قسط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہو جاتا ہے۔
 مسئلہ : دلی مشعل کو قاتل کا بھائی قتل کرنے میں دلائی ہے اس پر قتل اگرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے خوف ایذا فی قتل نہیں ہوتا۔ اس میں خوارج کا ابطال ہے جو مرکب کی روک کر فرماتے ہیں۔
 (خزانة العرفان)